نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ

جولائی/ اگست ۲۰۲۳

معرکہ دوارکا

”آپریشن سومنات“

جرأت و شجاعت کی عظیم داستان

ماہنامہ

نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ (Regn # 16(1381) /15-ABC)

جلد: ۳۶ شمارہ: ۴ جولائی/اگست ۲۰۲۳

پیٹرن ان چیف

کموڈور سیّد رضوان خالد ستارۂ امتیاز (ملٹری)، تمغۂ بسالت

چیف ایڈیٹر

کمانڈر ذاکر حسین خان تمغۂ امتیاز (ملٹری)

ایڈیٹرز

لیفٹیننٹ کمانڈر صبا ریاست

لیفٹیننٹ کمانڈر عمیر سلطان

رپورٹس

لیفٹیننٹ کمانڈر صہیب سجانی

سب لیفٹیننٹ حسنین زرداری

سب ایڈیٹر

فیاض احمد عباسی

گرافک ڈیزائنر

ماجد نواز

فوٹوگرافرز

دلاور خان، تنویر احمد، بابر شہزاد

سید وقاص رضا

شعبۂ تعلقاتِ عامہ۔ پاک بحریہ

فون: 051-20062799

فیکس: 051-20062364

magazinenavynews@gmail.com

قیمت نیوی نیوز: -/290 روپے

مارکیٹنگ اور اشتہارات: 051-20062799

نوٹ: نیوی نیوز میں شائع ہونے والی تحریروں میں بیان خیالات، حوالہ جات اور آراء مضمون نگاروں کے ذاتی ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ پاکستان نیوی یا نیوی نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کی پالیسی کے عکاس ہوں۔

نیوی نیوز کا ایڈیٹوریل بورڈ شمارے میں شائع شدہ اشتہارات کے غیر حقیقی ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

فہرست

پی این سرگرمیاں

یومِ آزادی کی تقریبات ۲

کیڈٹ کالج اورماڑہ میں بسول کیڈٹس میس اور قائد بلاک کا افتتاح ۶

پاک بحریہ کے سربراہ کا میرین ریلوے ڈاک کا دورہ ۷

تقریبِ تقسیم عسکری ایوارڈز ۸

تکمیلِ تعلیم القرآن کورس ۹

ترغیبی لیکچر۔ ناؤ کلب ۱۰

پنوا ممبران کے اعزاز میں الوداعی تقریب ۱۱

سیفٹی سیمینار 2023 ۱۲

کمانڈر سنٹرل پنجاب اوپن فورم/
لاجسٹکس کمانڈ اوپن فورم
۱۳

پاکستان نیوی روشن خان جہانگیر خان اسکواش
کمپلیکس میں چار طرفہ گلاس کورٹ کا افتتاح/
یوتھ اینڈ جونیئر سمر شوٹنگ کیمپ
۱۴

تبدیلیٔ کمانڈ کمانڈر نارتھ /
پاک بحریہ کی تاریخ پر لیکچر کا انعقاد/
بحریہ کالج لاہور کا اعزاز
۱۵

سائبر سیکیورٹی سیمینار۔ لاجسٹکس کمانڈ/
لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں کے
طلباء وطالبات کا ''ایک دن پاک بحریہ کے ساتھ''
۱۶

قومی میڈیا کے نمائندوں کا جے
ایم آئی سی سی کا دورہ/
جرمنی اور سری لنکا کی افواج کے
افسران کا جے ایم آئی سی سی کا دورہ
۱۷

سائیکل ریس کمپیٹیشن
۱۸

پاکستان نیوی حج قافلہ 2023/
پی این ایس درمان جاہ میں جدید طبی
نظام کی تنصیب/ بیماریوں سے متعلق آگہی مہم
۱۹

بحریہ یونیوسٹی بورڈ آف گورنرز اجلاس/
پی این بی اے کی جانب سے
خصوصی بچوں میں طبی آلات کی تقسیم
۲۰

گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول صالح آباد کی
نئی عمارت کا افتتاح/ ساحل سمندر کی صفائی
۲۱

مضمون

اگست۔ بہت کچھ یاد آجاتا ہے
۲۲ محمود شام

فرزندِ بحر
۲۵ طاہرہ شمیم

جنگ ستمبر اور افواجِ پاکستان کے عسکری کارنامے
۲۶ لیفٹیننٹ کمانڈر محمد ذیشان

ماحولیاتی تبدیلی۔ عصرِ حاضر کا چیلنج
۲۸ فرح نور

ذہنی دباؤ کا علاج
۳۰ لیفٹیننٹ محمد عرفان

آبادی کا عالمی دن
۳۲ ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

پاک بحریہ کے ہسپتال پی این ایس شفا
میں نگلیریا کے مریض کا کامیاب علاج/
پاکستان نیوی فری میڈیکل کیمپ
۳۴

یومِ آزادی کی تقریبات

14 اگست کا دن ہماری قومی تاریخ میں سنہرے الفاظ سے رقم ہے۔ اس دن 1947 میں پاکستان کا نام دنیا کے نقشے پر اُبھرا۔ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی کی ولولہ انگیز قیادت میں برصغیر کے مسلمانوں نے مصورِ پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے خواب کو حقیقت میں بدلا۔ حصول پاکستان کی جدوجہد میں جان و مال کی بے شمار قربانیاں دی گئیں اور ایک طویل جدوجہد کے بعد پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ ان عظیم قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے اور پاکستان کے تحفظ، ترقی اور خوشحالی کے عزم کے ساتھ ہر سال یومِ آزادی روایتی جوش و جذبے سے منایا جاتا ہے۔ اس سال یومِ آزادی کی مرکزی تقریب اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی صدرِ پاکستان ڈاکٹر عارف علوی تھے۔ تقریب میں مسلح افواج کے سربراہان، غیر ملکی سفراء، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات، اعلیٰ سرکاری افسران اور طلباء و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

یومِ آزادی کے موقع پر پاک بحریہ میں مختلف تقریبات اور سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ دن کا آغاز توپوں کی سلامی سے ہوا اور پاک بحریہ کے زیر انتظام تمام مساجد میں ملکی یکجہتی اور ترقی بالخصوص کشمیریوں کی جدوجہد کی کامیابی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ پاک بحریہ کے جہازوں اور تنصیبات کو روایتی انداز میں سجایا گیا۔ اسلام آباد، کراچی، لاہور اور ساحلی علاقوں میں پاک بحریہ کے یونٹس میں پرچم کشائی کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔

پاک بحریہ کی جانب سے پاکستان کے 76 ویں جشن آزادی کے موقع پر مزار قائد پر اعزازی گارڈ کی تبدیلی کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان نیول اکیڈمی کے کیڈٹس کے چاق و چوبند دستے اعزازی گارڈز کے فرائض سنبھالے۔ تقریب میں کمانڈنٹ پاکستان نیول اکیڈمی، کموڈور محمد خالد نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی اور پاک بحریہ کے کیڈٹس نے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کو قومی سلام پیش کیا۔ مہمانِ خصوصی نے چیف آف دی نیول اسٹاف، پاک بحریہ کے افسران اور جوانوں کی جانب سے مزار قائد پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔

پاک بحریہ کی یونٹس میں یوم آزادی کے حوالے سے مختلف تقریبات منعقد کی گئیں جن میں پرچم کشائی، پاکستان میری ٹائم میوزیم میں بینڈ ڈسپلے، کراچی اور ساحلی علاقوں میں بوٹ ریلی، میراتھن ریسز اور سائیکل ریسز شامل تھیں۔ پاک بحریہ کے جہاز نے بیرون ملک تعیناتی کے دوران غیر ملکی بندرگاہ پر جشن آزادی منایا۔ پاک بحریہ کے تعلیمی اداروں میں بھی یومِ آزادی کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا جس میں اسکول کے بچوں اور کیڈٹس نے مختلف پروگرامز کے ذریعے یومِ آزادی کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔

یوم آزادی تقریبات ۔ تصویری جھلکیاں

ADMIN BLOCK

BAHRIA MODEL COLLEGE TURBAT

BAHRIA MODEL COLLEGE GWADAR

کیڈٹ کالج اورماڑہ میں بسول کیڈٹس میس اور قائد بلاک کا افتتاح

کیڈٹ کالج اورماڑہ پاکستان نیوی کا تعلیمی ادارہ ہے جو بلوچستان کے ساحلی شہر اورماڑہ میں قائم کیا گیا ہے۔ یہ کالج ساحلی پٹی اور بلوچستان کے نوجوانوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے میں کوشاں ہے۔ کالج میں کیڈٹس کی سہولت کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف منصوبوں پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کالج میں کیڈٹس میس اور نئے ایڈمن بلاک "قائد بلاک" کی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں چیف آف دی نیول سٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ کالج آمد پر کمانڈر ویسٹ ریئر ایڈمرل سید فیصل علی شاہ اور کالج کے پرنسپل کیپٹن فضل الرحمٰن نے مہمانِ خصوصی کا استقبال کیا۔ کیڈٹس میس اور قائد بلاک کے افتتاح کے بعد چیف آف دی نیول سٹاف نے کیڈٹس میس اور قائد بلاک کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ افتتاحی تقریب میں کمانڈر کوسٹ، ڈپٹی چیف آف نیول سٹاف (ایڈمن)، ڈائریکٹر جنرل این آئی، کیڈٹ کالج کے سابق پرنسپل اور ڈی ڈبلیو اینڈ سی ای (نیوی) نے شرکت کی۔

پاک بحریہ کے سربراہ کا میرین ریلوے ڈاک کا دورہ

میرین ریلوے ڈاک کی تعمیرِ نو کے سلسلے میں چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے پی این ڈاکیارڈ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر آپ کو ڈاک کی افادیت اور ازسرِ نو تعمیر کی ضرورت پر بریفنگ دی گئی۔ چیف آف دی نیول اسٹاف نے میرین ریلوے ڈاک کی ازسرِ نو تعمیر کے سلسلے میں پی این ڈاکیارڈ اور بحریہ فاؤنڈیشن کی مشترکہ کاوشوں کو سراہا اور امید کا اظہار کیا کہ اس اہم ڈاک کی تعمیر کا کام بروقت اور معیار کے مطابق پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ پی این ڈاکیارڈ میں میرین ریلوے ڈاک 1961ء کے اوائل میں تعمیر کی گئی جو چھوٹے جہازوں کی مرمت کے لیے اہم تیکنیکی سہولت ہے۔ اس ڈاک کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور دورِ حاضر کی سہولیات کی دستیابی کی ذمہ داری پی این ڈاکیارڈ اور بحریہ فاؤنڈیشن کو سونپی گئی ہے۔

تقریبِ تقسیمِ عسکری ایوارڈز

پاک بحریہ کے آفیسرز، سی پی اوز/سیلرز اور نیوی سویلینز کو اُن کی غیر معمولی کارکردگی کے عوض ہر سال عسکری ایوارڈز سے نوازا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں تقسیمِ ایوارڈز کی تقریب اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی چیف آف اسٹاف، وائس ایڈمرل نوید اشرف تھے۔

ستارۂ امتیاز (ملٹری)

ستارۂ امتیاز (ملٹری) حاصل کرنے والے افسران میں کموڈور سید نوید احسن اور کموڈور عامر حنیف شامل تھے۔

تمغۂ امتیاز (ملٹری)

تمغۂ امتیاز (ملٹری) حاصل کرنے والوں میں کیپٹن ڈاکٹر امجد نواز، کمانڈر رضوان احمد، لیفٹیننٹ کمانڈر محمد عمران، لیفٹیننٹ کمانڈر فیصل ایوب اور لیفٹیننٹ کمانڈر سیّد محمد حسن رضوی شامل تھے۔

تمغۂ خدمت (ملٹری)-II

محمد اعظم خان CMEA(M) اور منظور احمد CWEA(S) نے تمغۂ خدمت (ملٹری)-II حاصل کیا۔

تمغۂ خدمت (ملٹری)-III

احمد نواز LMT(CHEM)، عابد علی LNT، عبدالوحید LNT، عقیل احمد عباسی LSFT، شیر بہادر L/WTR، شہاب حیدر بخاری L/WTR، محمد ناظم L/WTR اور توقیر احمد L/CHEF کو تمغۂ خدمت (ملٹری)-III سے نوازا گیا۔

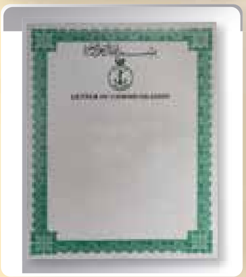

چیف آف دی نیول اسٹاف مراسلۂ تحسین

کیپٹن حیدر سلمان، کیپٹن زاہد حسین اقبال، کیپٹن مستحسن حسن، کیپٹن عبداللہ مظہر، کمانڈر عمیر اسحاق، لیفٹیننٹ کمانڈر عاصم جاوید، لیفٹیننٹ کمانڈر محمد نوید علی، لیفٹیننٹ کمانڈر محمد عاصم، لیفٹیننٹ کمانڈر محمد عرفان مرتضیٰ، لیفٹیننٹ کمانڈر ثناء اللہ کیانی، لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اسجد اکرام، شوکت علی CWEA(CEW)، محمد جمیل INTA-IV، محمد طارق Supdt، خلیل الرحمان Asstt، محمد آصف ندیم UDC اور محمد نعیم عارف UDC کو چیف آف دی نیول اسٹاف مراسلۂ تحسین تفویض کیا گیا۔

سال 2022 کے بہترین سویلینز

حامد محمود UDC

تکمیلِ تعلیم القرآن کورس

پاک بحریہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں معیاری دینی وعصری تعلیم کے فروغ میں پیش پیش ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاک بحریہ کی رہائشی کالونیوں میں قرآن سینٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ یہ قرآن سینٹرز دینی تعلیم وتربیت میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان سینٹرز میں سال بھر اسلامی تعلیمات پر مبنی کورسز کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس سلسلے میں نیول ریزیڈینشیل کمپلیکس اسلام آباد میں واقع قرآن سینٹر برائے خواتین جمالی مسجد میں تعلیم القرآن کورس کا انعقاد کیا گیا۔

تعلیم القرآن کورس کے اختتام پر تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کی مہمانِ خصوصی بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف، بیگم عامرہ امجد تھیں۔ تقریب کے اختتام پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بیگم عامرہ امجد نے منتظمین، طالبات اور اساتذہ کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی صرف اور صرف قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے۔ اسلام ایک فطری مذہب ہے جس کے اُصول وضوابط پر عملدرآمد سے ہی ایک فلاحی اور خوشحال معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔

سیرت النبیؐ کانفرنس - پنوا

نبی آخرالزماں، رسولِ عربی حضرت محمد ﷺ تمام انسانوں کے لیے باعثِ رُشد وہدایت ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا ایک ایک عمل دینِ اسلام کی مکمل تشریح ہے۔ آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے اور آپؐ کی تعلیمات پر عمل کی ترغیب کے لیے قرآن سینٹر مجید ایس آر ای کراچی میں پنوا سیرت النبیؐ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں بیگم کمانڈر کراچی، بیگم رفعت سلیم نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ کانفرنس کے دوران مقابلۂ حسنِ قرأت، مقابلۂ حسنِ نعت اور مقابلۂ تقریر کا انعقاد کیا گیا۔ اِن مقابلوں میں مجید ایس آر ای کی بچیوں نے حصہ لے کر حاضرین کے قلوب واذہان کو محبت واطاعتِ الٰہی اور عشقِ رسولؐ سے سرشار کیا۔ تقریب کے آخر میں مہمانِ خصوصی نے پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کیے۔

ترغیبی لیکچر۔ ناؤ کلب

نیول آفیسر وائیوز کلب (ناؤ کلب) کے زیرِ اہتمام ترغیبی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ لیکچر کی مہمانِ خصوصی بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف، بیگم عامرہ امجد رہیں۔ لیکچر میں ناؤ کلب ممبران سمیت خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

پنوا ممبران کے اعزاز میں الوداعی تقریب

پاکستان نیوی ویمن ایسوسی ایشن (پنوا) نے پنوا ممبران کے اعزاز میں خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جو حال ہی میں اپنے عہدوں سے سبکدوش ہوئیں۔ اس تقریب کی مہمانِ خصوصی صدر پنوا، بیگم عامرہ امجد رہیں۔ تقریب کے دوران اپنے عہدوں سے سبکدوش ہونے والی پنوا ممبران کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ پنوا ممبران نے پنوا میں کام کرنے کو ایک خوشگوار تجربہ اور باعث راحت قرار دیا۔ تقریب کے آخر میں پنوا ممبران میں اسناد و تحائف تقسیم کیے گئے۔

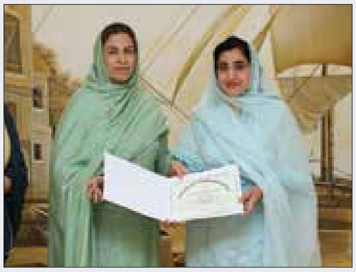

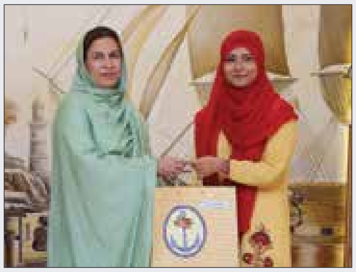

سیفٹی سیمینار 2023

پاکستان نیوی سیفٹی سیمینار2023 کا انعقاد بحریہ آڈیٹوریم کراچی میں کیا گیا۔ یہ سیمینار دونشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست کے مہمانِ خصوصی ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف (آپریشنز) وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی جبکہ دوسری نشست کے مہمانِ خصوصی چیف آف اسٹاف، وائس ایڈمرل نوید اشرف تھے۔

افتتاحی خطاب کے دوران کمانڈر لاجسٹکس ریئر ایڈمرل حبیب الرحمٰن نے سیفٹی کے مختلف پہلوؤں اور قوائد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں، مختلف فیلڈ کمانڈز کے آفیسرز پر مشتمل پینلز نے مقالہ جات پیش کیے جس کے بعد سوال و جواب کی نشست کا انعقاد ہوا۔ مزید برآں، کمانڈنگ آفیسر پی این ٹی ڈی نے گزشتہ سیفٹی سیمینار کی سفارشات پر پیش رفت کی تفصیل بیان کی۔

اختتامی خطاب کے دوران مہمانِ خصوصی نے سیفٹی اُصولوں کی پابندی کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قیمتی انسانی جانوں اور اثاثہ جات کی سیفٹی ہر ایک کی اولین ترجیح ہونی چاہیے اور ہر افسر اور جوان کو اپنے کردار کا ادراک ہونا چاہیے جو اس نے ایک محفوظ اور بہتر کام کرنے والے ماحول کی دستیابی میں ادا کرنا ہے۔

پاک بحریہ کے سربراہ کا نیشنل رائفل ایسوسی ایشن آف پاکستان کی سالانہ جنرل اسمبلی اور ایگزیکٹیو کمیٹی کے اراکین کے ہمراہ گروپ فوٹو

کمانڈر سنٹرل پنجاب اوپن فورم

کمانڈر سنٹرل پنجاب اوپن فورم پاکستان نیوی وار کالج لاہور میں منعقد ہوا جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر سنٹرل پنجاب ریئر ایڈمرل جاوید اقبال تھے۔ تقریب کے آغاز میں سٹاف آفیسر (ویلفیئر) نے اوپن فورم کے اغراض و مقاصد اور ایجنڈا پوائنٹس پیش کیے۔

کمانڈر سنٹرل پنجاب نے اپنے خطاب کے دوران سیکیورٹی اور نظم وضبط کی اہمیت کو عیاں کیا اور ان کے اُصول وضوابط پر سختی سے عمل درآمد پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ سروس کے اجتماعی مسائل کے حل کے لیے تمام ممکن اقدامات اُٹھائے جائیں گے۔

مہمانِ خصوصی نے خلوص نیت اور لگن کے ساتھ کام کرنے اور پیشہ ورانہ مہارتوں کو مزید بہتر بنانے کی ہدایت کی۔

لاجسٹکس کمانڈ اوپن فورم

لاجسٹکس کمانڈ اوپن فورم کا انعقاد پاکستان نیوی ڈاکیارڈ آڈیٹوریم کراچی میں کیا گیا جس میں کمانڈ کے افسران، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔ کمانڈر لاجسٹکس ریئر ایڈمرل حبیب الرحمٰن نے اوپن فورم میں بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔

اوپن فورم کے آغاز میں کمانڈر ڈپو، کموڈور سید نیئر محسن نے کمانڈ میں جاری مختلف فلاحی وترقیاتی کاموں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ اس کے بعد گزشتہ اوپن فورم کی سفارشات پر اقدامات کے حوالے سے رپورٹ پیش کی گئی۔ اوپن فورم میں شریک سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے اجتماعی نوعیت کے مسائل پر سوالات کیے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے اوپن فورم کے کامیاب انعقاد پر منتظمین کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ پاکستان نیوی اپنے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور سویلینز کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتی ہے اور اس سلسلے میں کئی منصوبوں پر عملدرآمد جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیول ہیڈکوارٹرز کی ہدایت کی روشنی میں مزید اقدامات بھی اُٹھائے جائیں گے۔

پاکستان نیوی روشن خان جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس میں چار طرفہ گلاس کورٹ کا افتتاح

پاکستان نیوی روشن خان جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس کراچی میں واقع ہے جو اسکواش کے کھیل کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہاں پر قومی اور عالمی سطح کے مقابلے منعقد ہوتے ہیں۔اس اسکواش کمپلیکس میں جدید سہولیات کی دستیابی کے سلسلے میں چار طرفہ گلاس کورٹ کے قیام کو عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سلسلے کی افتتاحی تقریب حال ہی میں منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔ اس موقع پر ملک کے مایہ ناز اسکواش کھلاڑی جہانگیر خان کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔مہمانِ خصوصی نے افتتاح کے بعد اپنے خطاب کے دوران ملک میں اسکواش کے فروغ کے ضمن میں روشن خان جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس کے کردار کو سراہا۔

یوتھ اینڈ جونیئر سمر شوٹنگ کیمپ

یوتھ اینڈ جونیئر سمر شوٹنگ کیمپ ک انعقاد اسلام آباد کیا گیا۔اس کیمپ میں پاک بحریہ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کے بچوں اور بچیوں نے شرکت کی۔ سمر کیمپ کے دوران شرکاء کو شوٹنگ کی تربیت دی گئی اور اختتام پر شوٹنگ مقابلے منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈائریکٹر سپورٹس اینڈ فزیکل ٹریننگ، کمانڈر محمد کامران تھے۔ مہمانِ خصوصی نے شوٹنگ مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔

تبدیلیٔ کمانڈ کمانڈر نارتھ

کمانڈر نارتھ کی تبدیلی کی تقریب ہیڈ کوارٹر کمانڈر نارتھ میں منعقد ہوئی۔تقریب کے دوران ریئرایڈمرل مسعود خورشید نے کمانڈ کی ذمہ داریاں کموڈور خان محمود آصف کے حوالے کیں۔تقریب کے دوران نئے تعینات ہونے والے کمانڈر نارتھ کو اعزازی سلامی پیش کی گئی۔ بعدازاں کمانڈ کے کمانڈنگ آفیسرز کا تعارف اُن سے کروایا گیا۔

پاک بحریہ کی تاریخ پر لیکچرز کا انعقاد

پاک بحریہ کے ہسٹری اینڈ آرکائیوسنٹر کے توسط سے ڈاکیارڈ آڈیٹوریم کراچی میں پاک بحریہ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کیلئے پاک بحریہ کی تاریخ پر لیکچرز کا انعقاد کیا گیا۔ اِن لیکچرز میں پاک بحریہ کی مختلف کمانڈز کے آفیسرز اور سی پی اوز/سیلرز نے شرکت کی۔ ڈائریکٹر پاکستان نیوی ہسٹری اینڈ آرکائیوسنٹر، کیپٹن (ریٹائرڈ) احمد ظہیر کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

ڈائریکٹر پاکستان نیوی ہسٹری اینڈ آرکائیو سنٹر کیپٹن (ریٹائرڈ) احمد ظہیر نے حاضرین کو پاک بحریہ کی 1947 سے لیکر دور حاضر تک کی تاریخ سے آگاہ کیا۔انھوں نے 1965 اور 1971 کے جنگ میں سرانجام دیئے گئے پاک بحریہ کے کارناموں کو حاضرین پر عیاں کیا۔ ان دونوں جنگوں میں پاک بحریہ کی کاوشوں اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپریشن دوارکا، پاک بحریہ کے جہاز راجشاہی اور آبدوز غازی اور ہنگور کے کارناموں کو تاریخی حقائق کے ساتھ بیان کیا گیا۔

مہمانِ خصوصی نے لیکچرز کے انعقاد کو سراہا اور کہا کہ ماضی کی تاریخ کو محفوظ بنانا اور نئی نسل کو اس سے روشناس کروانا بہت ضروری ہے تاکہ نوجوان اپنی تاریخ سے واقف ہوں۔

بحریہ کالج لاہور کا اعزاز

سال 2012 میں قائم ہونے والا بحریہ کالج لاہور طلباء وطالبات کو معیاری تعلیم کے فروغ میں پیش پیش ہے۔رواں برس بحریہ کالج لاہور کے 21 طلباء وطالبات نے فیڈرل بورڈ کے میٹرک امتحان میں شرکت کی۔ 16 طلبہ نے گریڈ A1 جبکہ 5 طلبہ نے گریڈ A کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔کالج کا نتیجہ 100 فی صد رہا اور 5.76 CGPA کے ساتھ بحریہ کالجز میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

سائبر سیکیورٹی سیمینار۔ لاجسٹکس کمانڈ

لاجسٹکس کمانڈ سائبر سیکیورٹی سیمینار کا انعقاد پی این ڈاکیارڈ آڈیٹوریم میں کیا گیا۔ یہ سیمینار دو سیشنز پر مشتمل تھا۔ پہلے سیشن میں مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکیارڈ ریئر ایڈمرل محمد حسین سیال جبکہ دوسرے سیشن میں کمانڈر لاجسٹکس ریئر ایڈمرل حبیب الرحمان نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔

پہلے سیشن کے دوران آفیسرز کے پہلے پینل کی طرف سے بین الاقوامی سائبر عصری اقدامات اور ڈیٹا کی خلاف ورزیوں کے انسداد کے لیے تکنیکی معیارات پر مقالہ پیش کیا گیا۔ پینل نے سمارٹ ڈیوائسز کو سائبر خطرات سے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ممکنہ خطرات کی حفاظت کے لیے جدید تکنیکی طریقہ اور سمارٹ ڈیوائسز کے استعمال کے لیے محفوظ طریقہ تجویز کیا۔ مزید برآں، قومی/ بین الاقوامی سائبر سیکیورٹی کی خلاف ورزیوں سے متعلق کیس اسٹڈیز کا تجزیہ کیا گیا۔

دوسرے پینل نے انٹرنیٹ آف تھنگز، اس کی پرائیویسی، سیکورٹی، چیلنجز اور پی این سائبر ماحول میں تخفیف کے نفاذ پر مقالہ پیش کیا۔ مقالے کے دوران سامعین کی توجہ سافٹ ویئر/ ہارڈویئر اور نیٹ ورک کی سطح پر سائبر سیکیورٹی کے بہتر معیارات کے نفاذ پر دلائی گئی۔ مزید برآں، سائبر سیکیورٹی کی روک تھام کی تکنیکوں کو ویب سائٹ سے سمجھوتہ کرنے اور نقصان دہ کوڈز کو بیان کیا گیا۔

سیمینار کے دوسرے سیشن میں سائبر سیکیورٹی پر آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے اثرات اور اس سے وابستہ مواقع اور خطرات پر مقالہ پیش کیا گیا۔ مقالے کے دوران، مختلف شعبوں میں بالعموم اور پاکستان نیوی میں بالخصوص آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے نفاذ کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ مزید برآں، سائبر سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ میں موجودہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس ایپلی کیشنز سے آگاہ کیا گیا۔

کمانڈر لاجسٹکس نے تحقیق پر مبنی مقالے پیش کرنے میں سیمینار کے تمام پینل ممبران کی کوششوں کو سراہا اور پی این سائبر سیکیورٹی ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے جاری کردہ سائبر سیکیورٹی ہدایات پر سختی سے عملدرآمد پر زور دیا۔ مزید برآں، انہوں نے سامعین کی توجہ سوشل میڈیا کے محتاط استعمال اور سائبر سیکیورٹی گائیڈ بک کے کردار اور نیول ہیڈکوارٹرز کی جانب سے محفوظ سائبر اسپیس کے نفاذ کے لیے جاری کردہ ایڈوائزریز کی طرف مبذول کرائی۔

لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کا "ایک دن پاک بحریہ کے ساتھ"

پاکستان نیوی کی جانب سے "ایک دن پاک بحریہ کے ساتھ" کے زیرعنوان لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کے لئے پاکستان نیوی وار کالج لاہور میں تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب کے انعقاد کا مقصد طلباء کو پاک بحریہ کی ذمہ داریوں، تنظیمی ڈھانچے اور دفاعی صلاحیتوں سے روشناس کروانا تھا۔

مختلف کالجز بشمول گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فضائیہ ڈگری کالج، گیریژن کالج فار بوائز اور بحریہ کالج لاہور کے تقریباً 200 طالب علموں اور اساتذہ نے تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر کمانڈر سینٹرل پنجاب ریئر ایڈمرل جاوید اقبال نے کہا کہ پاک بحریہ ملکی بحری سرحدوں کے دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے اور میری ٹائم سیکٹر کی ترقی کے لیے بھی کوشاں ہے۔ انہوں نے ترقی پذیر ممالک کے لئے میری ٹائم سیکٹر کی اہمیت اور اس سلسلے میں ایک مضبوط بحری فوج کے کردار کو بھی اُجاگر کیا۔

بعدازاں تقریب میں پاک بحریہ کے کی حربی تیاری اور ہتھیاروں کی نمائش کی گئی۔ پاک میرینز اور اسپیشل سروس گروپ پاکستان نیوی کی جانب سے انسدادِ دہشت گردی مہارتوں کا مظاہرہ کیا گیا۔ طلباء وطالبات نے پاک بحریہ کے کردار اور ذمہ داریوں، بحری بیڑے میں شامل جدید ترین پلیٹ فارمز کی تفصیلات میں بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا۔ طلبہ نے پاک بحریہ کے مختلف شعبوں کے حوالے سے ایک نمائش کا بھی مشاہدہ کیا۔

قومی میڈیا کے نمائندوں کا جے ایم آئی سی کا دورہ

قومی میڈیا کے نمائندگان نے گزشتہ دنوں جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوارڈی نیشن سینٹر کا دورہ کیا۔اس موقع پر میڈیا نمائندگان کو سینٹر کی کارکردگی کے متعلق تفصیلاً آگاہ کیا گیا۔میڈیا نمائندگان نے سینٹر کی خدمات کو سراہا اور میری ٹائم قانون کی عملداری میں اس کے کردار کی تعریف کی۔

جرمنی اور سری لنکا کی افواج کے افسران کا جے ایم آئی سی کا دورہ

جرمنی اور سری لنکا کی افواج کے افسران نے گزشتہ دنوں جوائنٹ میری ٹائم انفارمیشن کوارڈی نیشن سینٹر (جے ایم آئی سی سی) کا دورہ کیا۔دورے کے دوران افسران کو جے ایم آئی سی سی کے کام کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔افسران نے سمندر میں غیر قانونی نقل وحمل کی روک تھام اور میری ٹائم شراکت داروں کے مابین تعاون کے سلسلے میں جے ایم آئی سی سی کے کردار کو سراہا۔

کمانڈ اینڈ لیڈرشپ پروگرام کے شرکاء کا دورۂ نیول ہیڈکوارٹرز

انفارمیشن سروس اکیڈمی (وزارتِ اطلاعات ونشریات) کے وفد کا پاک بحریہ کے جہاز ٹیپو سلطان کا دورہ

سائیکل ریس کمپیٹیشن

پاک بحریہ کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کے بچوں کے لیے نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں سائیکل ریس مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلے میں بچوں اور بچیوں کی کثیر تعداد نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مقابلے کے اختتام پر کمانڈر نارتھ کے چیف اسٹاف آفیسر، نیول پرووسٹ مارشل اور کمانڈنگ آفیسر فرسٹ ایف پی بٹالین نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کیے۔ اس طرز کی سرگرمیوں کے انعقاد کا مقصد بچوں میں مقابلے کے رجحان کو پروان چڑھانا اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے مظاہرہ کا موقع فراہم کرنا ہے۔

پاکستان نیوی حج قافلہ 2023

پاکستان نیوی کا شعبہ نظامتِ ترغیب و دینی تعلیمات نیول ہیڈکوارٹرز پاک بحریہ کے حاضر سروس، ریٹائرڈ ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ کی ویلفیئر کے لیے حج قافلے کا اہتمام کرتا ہے۔

پاکستان نیوی حج قافلہ میں شامل تمام حجاج کرام حج پر آنے والے اخراجات بذاتِ خود برداشت کرتے ہیں۔اس سال پی این حج قافلہ اسلام آباد اور کراچی سے سعودی عرب روانہ ہوا۔سعودی عرب میں قیام کے دوران حج گروپ آرگنائزر کی جانب سے شعبۂ نظامتِ ترغیب و دینی تعلیمات کی معاونتی ٹیم کے زیرِ نگرانی قیام و طعام، رہائش اور ٹرانسپورٹ وغیرہ کی اعلیٰ سہولیات فراہم کی گئیں۔ مدینہ منورہ میں پی این حج قافلہ کو "دارالایمان انٹرکونٹینینٹل فائیو سٹار ہوٹل" میں رہائش فراہم کی گئی جبکہ مکہ مکرمہ میں پی این حج قافلہ کو "فیئر ماؤنٹ فائیو سٹار ہوٹل کلاک ٹاور" میں رہائش فراہم کی گئی۔عزیزیہ میں قیام کے دوران پی این حج قافلہ کو کبریٰ خالد کے قریب ہوٹل میں ٹھہرایا گیا اور پھر منیٰ میں قیام کے دوران حجاجِ کرام کو "A" کیٹیگری مکتب نمبر 01 میں ٹھہرایا گیا جو کہ جمرات کے انتہائی قریب تھا۔

پاکستان نیوی کا قافلہ، فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد 05 جولائی کو کراچی اور اسلام آباد واپس آیا۔ پاکستان نیوی حج قافلہ 2023 کے لیے کیے جانے والے انتظامات نہایت عمدہ رہے نیز حج قافلہ کے اراکین نے حج گروپ آرگنائزر کی جانب سے کیے جانے والے تمام انتظامات کو معیاری قرار دیا اور اس سلسلہ میں کی جانے والی کاوشوں کو سراہا۔

پی این ایس درمان جاہ میں جدید طبی نظام کی تنصیب

بلوچستان میں واقع پاک بحریہ کے ہسپتال پی این ایس درمان جاہ میں طبی دیکھ بھال کے جدید نظام PN Electronic Healthcare System (PNeHS) کو نصب کیا گیا۔اس نظام کی افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کوسٹ، وائس ایڈمرل راجہ رب نواز تھے۔

مہمانِ خصوصی نے اس نظام کی تنصیب پر کمانڈنگ آفیسر پی این ایس درمان جاہ اور اس منصوبے کی ٹیم کی کاوشوں کو سراہا۔انہوں نے کہا کہ اس نظام کی تنصیب سے وقت کی بچت ہوگی اور ہسپتال کی کارکردگی میں مزید بہتری آئے گی۔ PNeHS کی تنصیب کے بعد درمان جاہ میں آنے والے مریضوں کے میڈیکل ریکارڈ اور ان کو فراہم کی گئی ادویات کی کمپیوٹرائزڈ تفصیل حاصل کرنے کی سہولت دستیاب ہوگی جس سے ان کے علاج میں بہتری آئے گی۔

بیماریوں سے متعلق آگہی مہم

ڈائریکٹوریٹ جنرل میڈیکل سروسز (نیوی) نیول ہیڈکوارٹرز کی ہدایت پر ملیریا کے عالمی دن کے موقع پر آگہی مہم کا انعقاد کیا گیا۔اس مہم کے دوران پاک بحریہ کے ہسپتالوں میں بینرز آویزاں کیے گئے جن پر بیماری کے پھیلنے کی وجوہات، بیماری سے بچاؤ کے طریقے اور ویکسین کے فوائد درج تھے۔علاوہ ازیں، ملیریا کے متعلق شعور و آگہی کے فروغ کے سلسلے میں لیکچرز کا اہتمام بھی کیا گیا جن میں آفیسرز، سی پی اوز/سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔

بحریہ یونیورسٹی بورڈ آف گورنرز اجلاس

بحریہ یونیورسٹی بورڈ آف گورنرز اجلاس کا انعقاد گزشتہ دنوں بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد میں کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت چیف آف دی نیول اسٹاف، ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے کی۔ چیف آف دی نیول اسٹاف نے یونیورسٹی کے تعلیمی منصوبوں اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا۔ نیول چیف نے ملک میں معیاری تعلیم کے فروغ میں یونیورسٹی کے کردار کی تعریف کی۔

پی این بی اے کی جانب سے خصوصی بچوں میں طبی آلات کی تقسیم

پاک بحریہ حاضر سروس وریٹائرڈ آفیسرز اور سی پی اوز/ سیلرز کی فلاح و بہبود کو ترجیح دیتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان نیوی بینو ویلنٹ ایسوسی ایشن (پی این بی اے) کے توسط سے وقتاً فوقتاً مختلف پالیسیوں کا اجراء کیا جاتا ہے جن میں تعلیم اور صحت سے متعلقہ شعبوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں کراچی میں منعقدہ حالیہ تقریب کے دوران خصوصی بچوں کے والدین میں مخصوص طبی آلات تقسیم کیے گئے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف (ویلفیئر اینڈ ہاؤسنگ) رئیر ایڈمرل عامر محمود تھے۔ تقریب میں سی پی اوز/ سیلرز اور اُن کے اہلِ خانہ نے شرکت کی۔

مہمانِ خصوصی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ خصوصی بچوں کو معاشرے کا کارآمد فرد بنانے کے لئے اِن کو خصوصی توجہ درکار ہوتی ہے۔ اِس سلسلے میں نیول ہیڈکوارٹرز اپنی ذمہ داریاں بااحسن طریقے سے نبھا رہا ہے اور مستقبل میں اِن بچوں کی بہتری کے لئے مزید اقدامات کی کوششیں جاری رہیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایڈمن اتھارٹیز اور والدین کی مشترکہ کوششوں اور خصوصی توجہ سے اِن بچوں کے لیے فلاحی سرگرمیوں میں مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔

گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول صالح آباد کی نئی عمارت کا افتتاح

پاک بحریہ کے زیرِ سرپرستی گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول صالح آباد منوڑہ کی نئی تعمیر کردہ عمارت کی افتتاحی تقریب گزشتہ دنوں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی وزیرِ تعلیم وخواندگی حکومت سندھ سید سرداز علی شاہ تھے۔افتتاحی تقریب میں کمانڈر کراچی رئیر ایڈمرل محمد سلیم بھی موجود تھے۔

افتتاحی تقریب کے دوران کمانڈنٹ پاکستان نیول اکیڈمی نے اپنے خطاب میں قوم کی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔انہوں نے 2020 میں سکول کو پاک بحریہ کی سرپرستی میں لئے جانے سے لیکر اب تک اُٹھائے گئے مختلف اقدامات سمیت عمارت کی تعمیر کے مختلف مراحل سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

مہمانِ خصوصی نے اپنے خطاب کے دوران ملک کے بحری مفادات کا تحفظ کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیم وصحت سمیت دیگر شعبوں میں پاک بحریہ کے کردار کو اہم قرار دیا۔انہوں نے خاص طور پر سندھ اور بلوچستان کے پسماندہ ساحلی علاقوں کی ترقی میں پاک بحریہ کے کردار کو سراہا۔مزید برآں انہوں نے قلیل مدت میں نئی عمارت کی تعمیر اور پرانی عمارتوں کی مرمت اور تزئین کے لیے کی گئی کوششوں پر نیوی کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول صالح آباد کو ترقی دے کر ہائیر سیکنڈری سکول بنانے کا اعلان کیا۔

افتتاحی تقریب میں پاک بحریہ کے افسران، محکمہ تعلیم حکومت سندھ کے اعلیٰ حکام اور مخیرّ حضرات سمیت منوڑہ کی قابل ذکر شخصیات نے شرکت کی۔

ساحل سمندر کی صفائی

صاف ستھرا ماحول جہاں انسانی زندگی کے لیے لازم ہے وہاں آبی حیات وساحلی حیات پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اس اہمیت کے پیشِ نظر پی ایم ایس ایس بسول کے عملے نے اورماڑہ ساحل پر کی صفائی کا اہتمام کیا۔ ماحولیاتی ذمہ داری سے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیلرز نے سمندر کے ساحل سے کوڑے اور ملبے کو ہٹایا۔اس کاوش نے نہ صرف ساحلِ سمندر کی قدرتی خوبصورتی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا بلکہ مقامی سمندری ماحولیاتی نظام کی حفاظت میں بھی مدد کی۔اس سرگرمی سے ماحولیاتی آلودگی کے مضر اثرات اور صاف ستھرے ماحول کی اہمیت کے متعلق آگہی کو فروغ بھی حاصل ہوا۔

اگست۔ بہت کچھ یاد آجاتا ہے

محمود شام

اگست کامہینہ جب بھی آتا ہے۔

بہت سی خوشگوار اور المناک یادیں یکبارگی حملہ کردیتی ہیں۔

ایک طرف تو ایک الگ وطن کے قیام کے لیے طویل جدو جہد میں سرخروئی پر مسرتیں۔ اور یہ فخر کہ مشرقی اور مغربی پاکستان دنیا کے نقشے پر آب و تاب سے اُبھرا۔ برصغیر کے مسلمانوں کو اپنی مرضی سے اپنے دینِ متین کے شعائر اور اُصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع مل رہا تھا۔ پورے جنوبی ایشیا میں ایک جشن کا سماں تھا۔ دُنیا بھر میں مسلمان ملکوں میں بھی انبساط کا عالم تھا کہ ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو آزادی نصیب ہو رہی تھی۔ لیکن متعصّب اور انتہا پسند ہندوؤں اور مسلّح سکھوں نے ہندوستان سے پاکستان کی طرف ہجرت کرتے لاکھوں مسلمان خاندانوں پر حملے کرنا شروع کردیے۔ اتنا خون بہہ رہا تھا کہ دریا ندی نالے خونِ مسلم سے سرخ ہوگئے۔ یوں تو یہ فسادات ہندوستان کے کونے کونے میں ہو رہے تھے۔ لیکن سب سے زیادہ قتل و غارت گری مشرقی پنجاب میں ہوئی۔ ردِ عمل میں مغربی پنجاب میں بھی آگ اور خون کا یہ سلسلہ شروع ہوگیا۔

مؤرخین کہتے ہیں کہ دنیا میں کسی ہجرت کے موقع پر اتنے بڑے پیمانے پر ہلاکتیں نہیں ہوئیں اور ان پر قابو پانے والا کوئی نہیں تھا۔ ایک جنون تھا۔ ایک دیوانگی تھی۔ وحشتیں ہر طرف رقصاں تھیں۔ انسانیت ہوش کھو چکی تھی۔ عقل و دانش کی بات کوئی سننے کو تیار نہیں تھا۔ اس قیامت پر ناول لکھے جاچکے ہیں۔ فلمیں بنائی گئیں۔ عام اندازہ ہے کہ پاکستان کی طرف آنے والے 20 لاکھ مسلمان شہید کیے گئے۔ جن میں بزرگ بھی تھے۔ بچے بھی۔ عورتیں بھی۔ جوان بھی۔ بڑی تعداد میں نوجوان خواتین اغوا بھی کرلی گئیں۔ ان سے زبردستی شادیاں بھی کی گئیں۔

میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ میں بھی راجپورہ ریاست پٹیالے سے اپنے والد۔ والدہ بڑے بھائی کے ساتھ ان قافلوں میں شامل تھا۔ جو ٹرینوں کے ذریعے پاکستان کے لیے عازمِ سفر تھے۔ ہم اس وقت اتفاق سے انبالہ چھاؤنی میں تھے اس لیے زندہ رہ گئے۔ ورنہ پٹیالے اور راجپورے میں ہمارے سب ہی عزیز و اقارب موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔ ہمارے والد محترم اپنی زندگی کی آخری سانس تک انتظار کرتے رہے کہ ان کے سگے بھائی ان کے بچوں میں سے شاید کوئی زندہ ہو۔ کہیں پتہ مل جائے۔ وہ اسی تمنا میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ہم ایک مال گاڑی کے جس ڈبّے میں ٹھونسے ہوئے تھے۔ اس کی چھت نہیں تھی۔ اگست کا سورج نصف النہار پر تھا۔ اس کی تپش اور ڈبّے میں انسانوں کی گنجائش سے زیادہ موجودگی حبس پیدا کر رہی تھی۔ میں اپنی والدہ محترمہ کی آغوش میں تھا۔ اپنے دوپٹے سے انہوں نے سایہ کیا ہوا تھا۔ پورا راستہ بلوائیوں کی آوازیں آتیں۔ گھوڑوں کی ٹاپیں سنائی دیتیں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم کہ ہم خیریت سے لاہور اسٹیشن اتر گئے۔ جہاں ایک اژدہام تھا۔ پلیٹ فارم پر مہاجرین کا ہجوم تھا۔ جو اپنے بستے گھر بار چھوڑ کر آزاد وطن میں ایک نئی خود مختار زندگی گزارنے کے لیے پہنچے تھے۔ غلامی سے آزادی کی سمت۔ اندھیروں سے اُجالے کی طرف یہ سفر میری یادوں سے کبھی محو نہیں ہوتا۔

اب جب ہر سال اگست میں ان قافلوں کی تصویریں اخباروں، رسالوں میں چھپتی ہیں یا فلمیں چلتی ہیں تو وہ ساری ہولناک یادیں بھی تازہ ہو جاتی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ اس فخر کا احساس بھی کہ مجھے بھی آزاد وطن کی طرف سفر کرنے والے قافلوں کا ایک گمنام رکن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی مدبرانہ قیادت میں ہم نے آزادی کے حصول کی جنگ جیتی۔ یہ حقیقت ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ تحریکِ پاکستان کو اور مسلم لیگ کو اگر قائد اعظم کی سربراہی میسر نہ ہوتی تو ہم آزاد نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کا ایک وژن تھا۔ مستقبل کی بصیرت تھی۔ انگریز کی استعماری پالیسیوں کا ادراک تھا۔ ہندو قیادت کی سازشی ذہنیت سے باخبری تھی۔ اور خود مسلمانوں کے اندر ایسے عناصر تھے جو

تحریکِ پاکستان کی مخالفت کررہے تھے۔ ان سب خطرات اور مزاحمتوں کو سامنے رکھتے ہوئے قائدِ اعظم نے اپنا پیغام پورے ہندوستان میں مسلمانوں تک پہنچایا۔ برصغیر کے گوشے گوشے کے دورے کیے۔ مقامی مسلمان قیادتوں۔تاجروں۔صنعت کاروں کو قیامِ پاکستان کے لیے قائل کیا۔ان پر واضح کیا کہ انگریز تو چلا جائے گا مگر بعد میں ہندو اپنی اکثریت کے بل بوتے پر مسلمانوں کو ڈھنگ سے جینے نہیں دیں گے۔اقتصادی طور پر وہ ہم پر غالب رہیں گے۔کاروبار نہیں چلنے دیں گے۔ ہماری آئندہ نسلوں کا مستقبل مخدوش رہے گا۔اعلیٰ ملازمتوں میں ہمیں ہمارا حصّہ نہیں ملے گا۔مسلمان اپنی صلاحیتوں اور اہلیت کا مظاہرہ نہیں کرسکیں گے۔

یہ بہت ہی کٹھن اور مشکل راستہ تھا۔جس میں سیاسی داؤ پیچ بھی تھے۔ قواعد وضوابط کی پابندی بھی تھی۔انگریز وائسرائے۔اور برطانیہ سے وقتاً فوقتاً آنے والے مختلف افراد سے مذاکرات بھی۔

قائدِاعظم اپنے ارادوں میں راسخ تھے۔ان کے عزائم مصمم تھے۔پھر انہیں رفتہ رفتہ دوسرے پُرعزم ساتھی بھی ملتے گئے۔سب سے زیادہ ہمت اور حوصلہ ہندوستان کے ان صوبوں کے مسلمانوں نے دکھایا جہاں وہ اقلیت میں تھے۔اور انہیں خبر تھی کہ ان کے علاقے پاکستان میں شامل نہیں ہوں گے۔ پھر بھی انہوں نے تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔اور مسلم لیگ کو ایک مضبوط اور طاقت ور سیاسی جماعت بنادیا۔

آپ بھی یقیناً تاریخ کے اوراق میں اس جدو جہد کی تفصیلات کا مطالعہ کرتے ہوں گے۔میں تو خود پاکستان کا ہم عصر ہوں۔ بلکہ کچھ سال بڑا ہوں۔ یہ واقعات میرے سامنے رُونما ہوتے رہے ہیں۔پھر پڑھنے لکھنے سے تعلق رہا۔صحافت سے وابستگی ہوئی تو پاکستان کے قیام۔پھر ارتقا۔ترقی اور استحکام کو اور زیادہ قریب سے دیکھا۔ یہ تو بدقسمتی کہ قائدِاعظم کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔عمر اتنی نہیں تھی۔لیکن ان کے بارے میں جتنا پڑھا۔سنا۔ان کے قریبی رفقا سے جتنی داستانیں سنیں۔ان کی بنا پر میرا یہ یقین پختہ ہوتا چلا گیا کہ اگر قائدِاعظم نہ ہوتے تو پاکستان نہ ہوتا۔میرے یہ دو اشعار اسی یقین کی تصویر ہیں:

اس کے لہجے میں تیّقن بھی تھا۔ تاثیر بھی تھی
اس کی آنکھوں میں جہاں خواب تھے تعبیر بھی تھی
وہ نہ ہوتا تو جنّت نہیں مل سکتی تھی
اس کی تقدیر میں شامل مری تقدیر بھی تھی

قائدِاعظم کو خراجِ تحسین تو بین الاقوامی شہرت یافتہ مؤرخین۔صحافیوں اور لیڈروں نے بھی پیش کیا ہے۔بلاشُبہ وہ تاریخِ عالم کے ان عظیم قائدین میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے تدبر اور عزمِ راسخ سے اپنے عظیم مقاصد کو حاصل کیا۔اپنے خوابوں کی تعبیر پائی۔

اب ہم آج کے پاکستان کی بات کرتے ہیں۔76 سال ہوگئے۔ ہمیں آزادی حاصل کیے ہوئے۔قوموں کی زندگی میں 76 سال زیادہ بڑا عرصہ نہیں ہوتے۔ترقی یافتہ ممالک کو آج کے مستحکم اور مہذّب مقام تک پہنچنے میں صدیاں لگی ہیں۔ یہ درست ہے کہ آج کی تیز رفتار دُنیا میں انسان ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔خود اسے بہت سے تجربات کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔پاکستان کے حالات کے بارے میں پراپیگنڈہ بھی ہوتا ہے۔بعض شعبوں میں ہم واقعی دوسری دُنیا سے پیچھے ہیں۔لیکن اگر مجموعی طور پر ہم اپنے معاملات کا جائزہ لیں تو بہت سے میدان ایسے ہیں جہاں ہم نے بہت ترقی کی ہے نا مساعد حالات اور بیرونی دشمنوں کی سازشوں کے باوجود ہم آگے بڑھے ہیں۔

پاکستان کے عوام بہت قناعت پسند ہیں۔محنت سے نہیں گھبراتے۔ جفاکش ہیں۔ اس لیے ہم اپنی خوراک میں اب تک خود کفیل ہیں۔وہی زمین۔ ہماری پیاری زمین جو 1947 میں مغربی پاکستان کے تین کروڑ کو گندم۔چاول۔چینی۔پھل۔سبزیاں فراہم کرتی تھی اب بھی ضروریات پوری کررہی ہے۔ہمیں اللہ تعالیٰ کے

اس فضل وکرم پر شکر بجالانا چاہئے۔

سب سے بڑی کامیابی تو یہ ہے کہ ہم دنیا کی چند ایٹمی طاقتوں میں سے ہیں۔ یہ ہمارے سائنسدانوں۔ ماہرینِ تعلیم۔ سیاسی اور فوجی قیادتوں کی مشترکہ بصیرت اور عزمِ مسلسل کا نتیجہ ہے۔ اپنی توسیع پسند ہمسایہ طاقتوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے ایٹمی اسلحے کا حصول ہمارے لیے ناگزیر تھا۔ اس ایٹمی ڈھال کی وجہ سے ہی ہم 1971 کے بعد سے دفاعی طور پر مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ دشمن کو پہلے کی طرح ہم پر جارحیت کا حوصلہ نہیں ہوا ہے۔

پاکستان کی جغرافیائی حیثیت بہت حساس ہے۔ اور اہم ہے۔ دنیا میں کم ممالک کو ایسا محلِ وقوع نصیب ہوتا ہے۔ یورپ مشرقِ وسطیٰ۔ جنوبی ایشیا۔ اور مشرق بعید جانے والوں کو پاکستان کی فضائی، زمینی

اور سمندری حدود سے گزرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر مشرق بعید اور جنوبی ایشیا سے کسی کو یورپ اور مشرقِ وسطیٰ جانا ہے اسے بھی ہماری ان حدود سے گزرنا ہوگا۔ ایسی پوزیشن سے ملک کی سیاسی۔ اقتصادی اور عسکری اہمیت دو چند ہوجاتی ہے۔ اگر قائدِ اعظم جیسی مدبّرانہ یا ان کے افکار پر عمل کرنے والی قیادت میسر ہو تو بڑی طاقتوں اور علاقائی قوتوں کا تعاون حاصل کرکے اپنے ملک کو اقتصادی طور پر غیر معمولی طاقت ور بنایا جاسکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری مسلّح افواج نے اس حیثیت کے تناظر میں اپنی دفاعی قوت میں بہت اضافہ کیا ہے۔ پاک بحریہ کی کامیابی یہ ہے کہ باقاعدہ مذاکرات اور معاہدوں کے ذریعے پاکستان کی سمندری حدود میں پچاس ہزار مربع کلومیٹر کا اضافہ ہوا ہے یہ کامیابی بہت کم ملکوں کو نصیب ہوئی ہے۔ اس سے ہماری جغرافیائی حیثیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پاک فضائیہ اور پاک برّی افواج نے بھی 76 سال میں اپنی قوت کو جدید ترین ٹیکنالوجی اور نئی دفاعی حکمتِ عملی سے مرصع کیا۔ اس لیے عام پاکستانی ہر رات چین کی نیند سوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ دفاعی اعتبار سے وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

موجودہ پاکستان کو اقتصادی ماہرین ایک مثالی اقتصادی وحدت قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ علاقہ معدنی قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ ریگ زاروں کے نیچے۔ پہاڑوں کے سینوں میں۔ سمندروں کی تہوں میں قیمتی خزانے موجود ہیں۔ تیل بھی ہے۔ گیس بھی۔ سونا۔ تانبا اور قیمتی پتھر۔ کچھ اب تک ہم دریافت کرچکے ہیں کچھ نکال بھی چکے ہیں۔ کچھ کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ ہمارے نوجوان جیالوجی (ارضیات) کی تعلیم اور تربیت حاصل کررہے ہیں۔ وہ مستقبل میں اپنے وطن کو خوشحال بنانے کے لیے پختہ عزائم رکھتے ہیں۔

پاکستان اس اعتبار سے بھی بہت خوش قسمت ہے کہ یہ دُنیا کے ان چند ممالک میں سرِ فہرست ہے جن کی آبادی کی اکثریت نوجوان ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً 62 فی صد آبادی 15 سے 35 سال کی عمر کے درمیان ہے۔ یہی عمر توانائی۔ محنت۔ جفاکشی اور صلاحیتوں کی ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس وقت عمر رسیدہ افراد کی اکثریت ہے۔ جو بہت سے کام نہیں کرسکتے۔ وہاں نوجوانوں کی کمی شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ اللہ نے ہمیں اس بیش بہا طاقت اور خزانے سے نوازا ہے۔ ریاست ان نوجوانوں کی

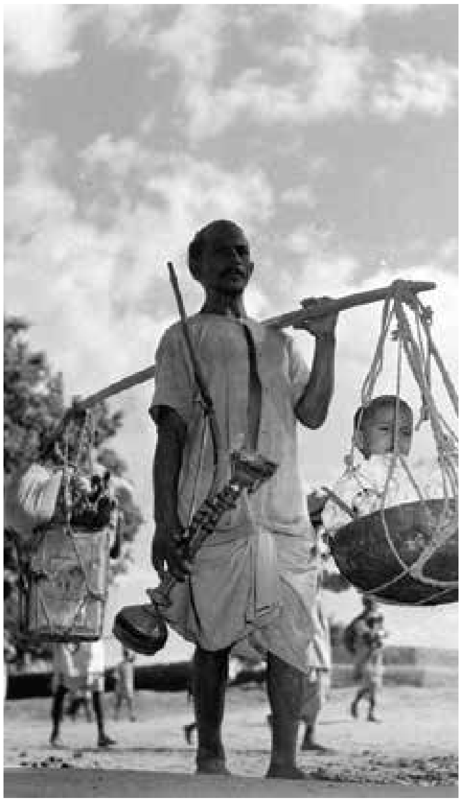

تعلیم اور تربیت کے موزوں انتظامات کرے تو یہ نہ صرف اپنے ملک میں اقتصادی۔ صنعتی اور مالی ترقی کا سرچشمہ بن جاتے ہیں بلکہ ترقی یافتہ امیر ملکوں میں بھی اپنی تربیت اور استعداد سے نوجوانوں کی کمی دور کرسکتے ہیں۔ اپنے ملک کے لیے قیمتی زرِ مبادلہ بھیج سکتے ہیں۔

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی زمین سے نوازا ہے یہاں میدانی علاقے بھی ہیں۔ سطح مرتفع بھی۔ سرسبز کوہسار بھی۔ بنجر پہاڑ بھی۔ دُنیا کی نمبر 2 چوٹی کے ٹو ہمارے پاس ہے۔ خوبصورت شمالی علاقے۔ جن کی سیاحت کے لیے دنیا ترستی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائیں گے۔ 1947 میں ہمارے حصّے میں بہت کم صنعتیں آئی تھیں۔ اب ہمارا شُمار ٹیکسٹائل کے حوالے سے سرفہرست ملکوں میں ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں بھی ہم بہت آگے ہیں۔ موبائل فون پر کئی کروڑ پاکستانی دُنیا سے منسلک ہیں۔

14 اگست 2023 ہمارے لیے حقیقی خوشحالی کی نوید لے کر آرہی ہے۔ ہم قائدِ اعظم کے افکار پر عمل کرتے ہوئے تعصّبات سے پاک معاشرہ قائم کرکے عظیم مملکت بن سکتے ہیں۔ جس کا خواب علامہ اقبالؒ نے دیکھا تھا۔

فرزندِ بحر

طاہرہ شمیم

اے میرے فخر فرزندِ بحر
تیرے عزم کی امیں لہر لہر

اے میرے فخر فرزندِ بحر
تیرا جذبہء خودی، تیرا ذوقِ یقین
مثال قمر و شہاب ہے
تاروں سے سجی تیری جبیں

اے میرے فخر فرزندِ بحر
پرچم ہلال کی تو شان ہے
میری فصیل آب تو
امیر عزم وجلال تو
گوہر با کمال تو
دنیا میں ہے بے مثال تو

اے میرے فخر فرزندِ بحر
میرے ساحلوں کے سب سلسلے
تیرے حوصلوں کے ہیں مرحلے
تیرے ذوقِ شہادت کے صلے
دشمن خاک میں ملے
میری ارضِ پاک کے لیے
وہ جو پانیوں میں امر ہوئے
وفا کی جو نظر ہوئے
نوید دوام سحر ہوئے
ان کی بھی ہے تجھ پر نظر
اے میرے فخر فرزندِ بحر

جنگِ ستمبر اور افواجِ پاکستان کے عسکری کارنامے

لیفٹیننٹ کمانڈر محمد ذیشان

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

’’اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں‘‘

(البقرہ۔254)

الحمداللہ! غیور پاکستانی قوم کو اپنی مسلح افواج کے جانباز اور سر بکف جوانوں کے جذبہ حب الوطنی اور پیشہ ورانہ مہارت پر ہمیشہ فخر رہا ہے۔ جب بھی اس پاک دھرتی پر کوئی ناگہانی آفت آئی یا دشمن نے ہماری سرحدوں کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو عساکرِ پاکستان کے ان صف شکن مجاہدوں نے شجاعت و بہادری کے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو کہ تاریخِ عالم کے اوراق پر ہمیشہ درخشندہ وتاباں رہیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ جذبہ ایمانی، وہ شعور غیر متزلزل، وہ ولولہ، وہ یقین محکم جس نے پاکستان کے وجود کو دوام بخشا یہی جذبہ ہماری ملی یکجہتی اور ہم آہنگی کا عملی مظہر ہے۔ اس جذبے نے ہر کڑے وقت پر ہمیشہ اس قوم کے ہر جوان کو صمیم عزم، عالی ہمت اور جوش و ولولہ تفویض کیا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہی مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت ، نہ کشور کشائی

٦ ستمبر ١٩٦٥ کی تاریک شب کو جب بزدل دشمن ہندوستان نے بغیر کسی اعلانِ جنگ کے انتہائی مکاری سے کام لیتے ہوئے پہلے لاہور اور اس کے بعد سیالکوٹ پر اپنی پوری قوت سے حملہ کیا تو ہماری جری افواجِ پاکستان (بری، بحری اور فضائی) نے بیک وقت یکجان ہو کر دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا اور نہایت پُر اثر جوابی کاروائی کر کے اسے سخت جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ اور یوں اپنی بے پناہ عسکری صلاحیتوں سے اقوام عالم پر ثابت کیا کہ پاکستانی قوم وہ قوم ہے جو پہاڑوں سے ٹکرا سکتی ہے، سمندروں کے کشادہ سینوں کو چیر سکتی ہے، فضاؤں کی بلندیوں کو اپنے قدموں تلے روند سکتی ہے اور مشکلات کے ہمالیہ بھی اس کے سامنے بے ضرر و بے اثر ہیں ۔ شجاعت وبسالت ان کی گھٹی میں ہے اور ان کے کردار کی رفعتوں سے اس کے آباؤاجداد کا گلستانِ تاریخ مہک اٹھتا ہے۔ چنانچہ جنگِ ستمبر میں ہمارا ایک ایک بہادر اور مجاہد طارق و خالد اور غزنوی وایوبی ثابت ہوا، ہمارے ہر غازی کا بازو بازوئے حیدر اور ہمارے ہر شہید کا عزم، عزمِ شبیری تھا۔ افواج پاکستان نے سترہ روزہ جنگ میں شجاعت و بہادری کے وہ کارنامے انجام دیئے کہ چشمِ فلک آج تک انگشت بدنداں ہے ۔ ملت کے بجیلے فرزندوں نے جس بے پناہ عزم وحوصلے اور بے مثال پیشہ ورانہ مہارت سے پاک مٹی کے لیے کچھ اس شان سے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا جو دنیا کی عسکری تاریخ میں سنہری حروف سے عبارت ہے۔ چنانچہ واہگہ، سیالکوٹ اور چھمب کے میدانوں، بحیرہ عرب کے پانیوں، دوارکا کے ساحلوں اور پٹھان کوٹ، جام نگر، آدم پور اور ہلواڑہ کی فضاؤں نے ایمان افروز مناظر دیکھے۔

بری فوج کی قابلِ فخر کاروائیاں

مادرِ وطن کی بری فوج نے اپنے سے چھ گنا بڑی طاقتور فوج کے جس طرح پرخچے اڑا دیئے اس کا زندہ ثبوت اس صورت میں دنیا کے سامنے آیا کہ جنگ بند ہونے پر حملہ آور اپنا ہی 1617 مربع میل کا علاقہ پاکستان کے حوالے کر چکا تھا۔ اس کے علاوہ ہزار کے قریب جنگی قیدی ہاتھ آئے جبکہ 8000 کے قریب دشمن کے فوجی واصلِ جہنم ہوئے۔ پاک فوج نے دشمن کے 500 ٹینک تباہ کئے اور 18 صحیح حالت میں قبضہ میں آئے۔ علاوہ ازیں، لاتعداد مشین گنیں، توپیں، خودکار اسلحہ اور گولہ بارود بھی مالِ غنیمت کے طور پر پاکستان کے ہاتھ آیا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں ہمارے 35 ٹینک کام آئے اور 830 بہادروں نے جامِ شہادت نوش کیا اور 717 فوجی دشمن کے قیدی ہوئے۔

پاک فضائیہ کے شاہینوں کے دلیرانہ کارنامے

یہاں یہ امر خاص کر قابلِ ذکر ہے کہ گو پاک فضائیہ کے مقابلے میں بھارت کی فضائیہ پانچ گنا زیادہ تھی لیکن جنگ میں ہمارے شاہینوں نے پاک فضائیہ کے 115 بھارتی ہوائی جہازوں کو تباہ کیا اور متعدد بیسز کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ مزید براں بری افواج کی مدد کرتے ہوئے تقریباً 173 ٹینک تباہ کئے اور 60 کو نقصان پہنچا کر ناقابلِ استعمال کر دیا۔ اسی طرح دشمن کی 650 فوجی گاڑیوں، 63 توپوں کو نقصان پہنچایا اور اس کے علاوہ 07 بھارتی ہوابازوں کو گرفتار بھی کیا گیا۔ اس کے مقابلے میں پاکستان کو F-86 طرز کے 06 ہوائی جہازوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ جبکہ پاکستان کے تین ہواباز اور دو نیوی گیٹر دشمن کے قبضہ میں گئے۔ پاک فضائیہ نے بھارت کی بکتر بند طاقت کے پرخچے اڑا دیئے۔ اور متعدد اہم فضائی اڈے تباہ کر دیئے۔

پاک بحریہ کی فقیدالمثال کارکردگی

جنگِ ستمبر میں پاک بحریہ کا کردار نہایت اہم، نتیجہ خیز اور دور رس رہا کہ ساری جنگی صورتِ حال اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہی۔ پاک بحریہ کی کارکردگی اس لحاظ سے اور بھی قابلِ فخر ہے کہ پاک بحریہ نے بغیر کسی مالی وجانی نقصان کے دشمن کے مضبوط ترین فوجی بحری اڈے دوارکا کو صفحہ ہستی سے ہی مٹا دیا، دوارکا کا راڈار اسٹیشن اور ساحلی توپ خانہ جو اپنی مثال آپ تھا مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ دشمن کے تین جنگی طیارے بھی مار گرائے اور دورانِ جنگ دشمن کے تین تجارتی اور متعدد ایسے بحری جہاز پکڑے جن پر جنگی اہمیت کا ساز و سامان لدا ہوا تھا۔ غرضیکہ پاک بحریہ نے گوناگوں نامساعد حالات میں بے مثال پیشہ وارانہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور بحیرہ عرب میں بحری برتری کے دشمن کے ناپاک ارادوں کو غرق کر دیا۔

الغرض یہ کہ افواجِ پاکستان نے ستمبر 1965 کی جنگ میں واضح عددی کمی کے باوجود اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کو اپنی قوتِ ایمانی، پیشہ وارانہ عسکری مہارت اور عزمِ غیر متزلزل کی بدولت نہایت عبرتناک شکست سے دوچار کیا اور دنیا کی عسکری تاریخ میں شجاعت اور دلیری کے سنہری باب کا اضافہ کیا۔ آخر میں ربِ لم یزل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مادرِ وطن کی پرنور فضائیں امن و آشتی، ترقی و استحکام کی بدولت تاقیامت یونہی مہکتی رہیں اور کسی ناپاک دشمن کو کبھی اسکی سمت میلی نگاہ سے دیکھنے کی جرأت تک نہ ہو سکے اور افواجِ پاکستان اپنے غیور عوام کی غیر مشروط حمایت اور تعاون کی بدولت آنے والے خطرے کے سامنے یونہی سیسہ پلائی دیوار بنی رہیں۔ چنانچہ مشہور شاعر مشیر کاظمی شہدائے وطن کے حضور کچھ ان سنہری الفاظ میں رقم طراز ہیں۔

اے راہِ حق کے شہیدو، وفا کی تصویرو
تمھیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

چلے جو ہو گے شہادت کا جام پی کر تم
رسولِ پاکؐ نے بانہوں میں لے لیا ہوگا
علیؑ تمہاری شہادت پہ جھومتے ہوں گے
حسین پاک نے ارشاد یہ کیا ہوگا
تمھیں خدا کی رضائیں سلام کہتی ہیں

جناب فاطمہ جگرِ رسولؐ کے آگے
شہید ہو کے کیا ماں کو سرخرو تم نے
جناب حضرت زینبؑ گواہی دیتی ہیں
شہیدو رکھی بہنوں کی آبرو تم نے
وطن کی بیٹیاں، مائیں سلام کہتی ہیں

اے راہِ حق کے شہیدو، وفا کی تصویرو
تمھیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

ماحولیاتی تبدیلی۔ عصرِ حاضر کا چیلنج

فرح نور

موجودہ دور میں دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی ایک اہم سنجیدہ اور پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ تیز رفتار ترقی اور انقلاب کی دوڑ میں انسانی سرگرمیوں نے ماحول کو خطرناک حد تک آلودہ کر دیا ہے۔ سائنسی ترقی نے جہاں انسانی زندگی پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں وہیں اس کے منفی اثرات کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی کرۂ ارض پر انسانی زندگی کی بقا اور تحفظ کے لیے خطرناک بنتی جا رہی ہے۔ دورِ حاضر کا انسان ورلڈ آف کرائسز میں جی رہا ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق فضائی آلودگی کی وجہ سے اموات کی تعداد تقریباً 70 لاکھ ہے۔ اقوام متحدہ سے منسلک سائنسدان بھی اس ضمن میں ماحولیاتی خطرے سے بچاؤ پر آخری وارننگ جاری کر چکے ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ہونی والی تباہی کے تناسب سے ان خطرناک مسائل سے نمٹنے کے لیے درکار وقت بھی تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ ہر فرد کو ماحول دوستی کے ثبوت میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

آئی کیو ایئر کی ایک رپورٹ کے مطابق، دنیا کے سرِفہرست آلودہ ممالک میں بنگلہ دیش پہلے، پاکستان دوسرے اور انڈیا تیسرے نمبر پر ہے، اس فہرست میں افغانستان بھی شامل ہے۔ پاکستان کو ماحولیاتی آلودگی سے متعلق خطرات اور چیلنجز کا سامنا ہے۔ پاکستان کا جغرافیائی محل وقوع ایسا ہے کہ جہاں ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والے اثرات زیادہ شدید ہیں۔ موسمیاتی تبدیلیاں اور گلوبل وارمنگ ملک بھر میں لاکھوں زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے والے سب سے زیادہ خطرناک مسائل ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کا بنیادی سبب عالمی درجہ حرارت میں اضافہ ہے، جس کی ایک بڑی وجہ زہریلی گرین ہاؤس گیسز کا اخراج ہے۔ پچھلے دو تین دہائیوں میں ان زہریلی گیسز کے اخراج میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ 1950 میں ڈاکٹر فورمین نے سب سے پہلے آگاہ کیا کہ اوزون کی پرت پتلی ہو رہی ہے۔ جس تناسب سے خطرناک گیسوں کا اخراج بڑھ رہا ہے، دوسری طرف ان گیسز کے مضر اثرات کو جذب کرنے والے جنگلات کا رقبہ تیز رفتاری سے کم ہو رہا ہے۔

پاکستان کے ماحولیاتی مسائل میں آبی آلودگی، فضائی آلودگی، شور کی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی، کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج، آبادی میں اضافہ، وسائل کی کمی، جنگلات کی کٹائی، کیڑے مار ادویات کا غلط استعمال، مٹی کا کٹاؤ، پانی کی قلت، قدرتی آفات اور سیلاب شامل ہیں۔ فضائی آلودگی ماحولیاتی تبدیلی کی سب سے خطرناک قسم ہے۔ لاکھوں افراد روزانہ فضائی آلودگی سے متاثر ہو کر مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں جن میں سانس کی نالیوں کی سوزش، سینے کا انفیکشن، دِل کے امراض، ہائی بلڈ پریشر، دَمہ، ہارٹ اٹیک، انجائنا اور فالج کا حملہ شامل ہیں۔ فضائی آلودگی کے کئی اسباب ہیں جن میں کوئلہ، لکڑی، تیل یا قدرتی گیس جلانے سے نکلنے والا دھواں، جنگلات کا جلنا، صنعتی شعبہ جات میں استعمال ہونے والے فیولز، بھٹے اور راکھ پیدا کرنے والی فیکٹریوں سے اُٹھتا دھواں اور زہریلی گیسز کاربن مونو آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ کا اخراج، ردّی، ٹرانسپورٹ کا دھواں، زہریلے کیمیکل کا سپرے، ناکارہ اشیاء جلانے، پرانی عمارتیں گرانے اور نئی تعمیرات کا عمل وغیرہ۔

نائٹروجن آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ، ٹرانسپورٹ کا دھواں اور کیمیائی مادّے وغیرہ مل کر گراؤنڈ لیول اوزون (O_3) بناتے ہیں، جو مضرِ صحت اوزون کہلاتی ہے۔ اس کے چھوٹے سائز کے ذرّات بھی جان داروں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

گراؤنڈ لیول اوزون زمین کے قریب ہونے کی وجہ سے صرف انسانوں ہی پر نہیں، پودوں اور درختوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

زمین کا زیادہ تر حصّہ آبی وسائل و آبی حیات پر مشتمل ہے۔ مختلف آبی ذخائر مثلاً دریا، سمندر اور جھیلیں وغیرہ جب کسی بھی سبب آلودہ ہوجائیں، تو اس کے اثرات نظامِ حیات پر لازماً مرتب ہوتے ہیں۔ آبی آلودگی کی وجوہ میں صنعتی و گھریلو فضلہ، کوڑا کرکٹ اور پلاسٹک کا کچرا نذرِ آب کرنا، بحری جہاز سے خارج ہونے والا تیل اور زہریلے مادّے شامل ہیں۔ پھر مصنوعی کھاد اور زرعی ادویہ کے استعمال کے نتیجے میں بھی زیرِ زمین پانی میں کیمیائی مادّوں کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، جب کہ زہریلے اور کیڑے مار اسپرے بھی آبی آلودگی بڑھانے کا باعث بن رہے ہیں۔

روزِ ازل جتنا پانی اس کرہ ارض پر تھا اتنا ہی آج بھی ہے، صرف پانی کی قسم بدلی ہے یعنی جو پانی پہلے صاف شکل میں زمین کے نیچے تھا وہ اب آلودہ ہو کر اوپر آ گیا ہے۔ دریاؤں سے نالوں میں پھر چھوٹی ندیوں سے بڑی ندیوں میں پھر سمندر میں مل کر کھارا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے زمین بھی کٹاؤ کا شکار ہوگئی ہے۔ پانی میں طرح طرح کی گندگیاں، کارخانوں کا گندہ پانی، زہریلی دوائیں، کھیتوں میں ڈالنے والی کھاد، کیڑے مار ادوایات، جوہری اور نیوکلیائی کچرے مل رہے ہیں جو آبی حیات کے لیے خطرناک ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے گلیشیرز پگھل رہے ہیں اور سطحِ سمندر میں بھی مسلسل اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2070-2100 کے درمیان سالانہ تقریباً 10 لاکھ لوگ سمندری سیلاب سے متاثر ہوں گے۔ گلیشیرز کے پگھلنے اور پہاڑوں سے برف کے کم ہونے سے پہاڑی درے اور راستے غیر مستحکم ہو کر رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے برفانی تودوں کے گرنے، سیلابوں اور لینڈ سلائیڈنگ میں اضافہ ہو چکا ہے۔ گلیشیرز کے پگھلنے سے ان میں موجود بھاری دھاتوں کا بھی اخراج ہونے لگا ہے جو زمینی حیات کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ہر سال پاکستانی معیشت کو تقریباً پانچ سو ارب روپے کا نقصان ہوتا ہے اور اس میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان کا 80 فیصد سے زائد رقبہ زرعی ہے ۔ جی ڈی پی کا 21 فیصد حصہ زراعت پر مشتمل ہے- پاکستان کا 45 فیصد مزدور طبقہ زراعت سے وابستہ ہے۔ 2040 تک 0.2-0.5 °C کے درجہ حرارت کے اضافے سے فصلوں کی پیداوار میں 8 سے 10 فیصد تک کمی آئے گی۔ گندم کی فصل اور چاول کی فصل میں خاص طور پر کمی آئے گی۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس سال کی گرمی کی لہر نے غذائی عدم تحفظ کو مزید بڑھا دیا، جو انتشار کا سبب بن کر ملک کے امن و استحکام کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

پاکستان کو ماحول کو ڈی کاربونائز کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مستقبل میں گرین ہاوس گیسز بڑھنے کا خدشہ ہے۔ توانائی کے شعبوں میں پیداوار کے اخراجات کو کم کر کے، اس کی ترسیل اور تقسیم میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ شجر کاری مہم میں جتنا ہو سکے حصہ ڈالیں۔ اپنے ماحول کو صاف رکھیں۔ ایسے ذرائع کا استعمال کریں جو فضائی آلودگی کو کم کریں اور آنے والی نسلوں کو ماحولیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچاسکیں۔ ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے حکومتی سطح پر کچھ اقدامات دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم، ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ اپنا کردار ادا کریں اور انفرادی سطح پر ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹ کر نئی نسل کو ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان دیں۔

ذہنی دباؤ کا علاج

لیفٹیننٹ محمد عرفان

اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو احساسات اور جذبات دے کر پیدا کیا ہے۔ خالق کائنات نے انسان تو انسان، جانوروں میں بھی احساس کا مادہ پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے۔ ہر معاملے میں اسے دوسرے جانداروں پر فوقیت حاصل ہے۔ یہ جذبات ہی ہیں جن کا اظہار ہمارے رویوں کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ ماہرین نفسیات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر جذبات واحساسات انسان کے اندر ختم ہو جائیں تو زندگی کی ساری رونق وخوبصورتی ہی جاتی رہتی ہیں۔ ہم سب کا محرک ہونا انہی جذبات واحساسات کے مرہونِ منت ہیں۔ انسان کے اندر مختلف قسم کے جذبات پائے جاتے ہیں جیسے کہ غصہ، خوف، نفرت، پیار، محبت، خوشی اور غم وغیرہ۔

ذہنی دباؤ (اسٹریس) زندگی کے چیلنجز کا ایک عام جسمانی ردعمل

ہے۔ یہ کوئی جذبات نہیں بلکہ ایک کیمیائی عمل ہے جو دماغ میں غیر ضروری منفی سوچوں سے شروع ہوتا ہے۔ ذہنی دباؤ ایک قسم کی منفی قوت ہوتی ہے جس سے ہمارا جسم متاثر ہوتا ہے، جبکہ اس کے محرکات بیرونی ہوتے ہیں۔ یہ اسباب طویل مدت کے بھی ہوسکتے ہیں، جیسے بے روزگاری، خانگی مسائل، مستقبل کی فکر وغیرہ، اور مختصر دورانیے کے بھی جیسے ٹریفک میں پھنس جانا یا کسی جگہ مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکنا۔

ذہنی دباؤ ہر وقت برا نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات مثبت ذہنی دباؤ کسی بھی کام کو بروقت کرنے کے لیے اہم ہے، جیسے کسی طالب علم کے لیے امتحان کی تیاری۔ ذہنی دباؤ اس وقت مسئلہ بنتا ہے جب وہ دائمی اور لمبے عرصے کے لیے ہو اور اسے حاوی کرلیا جائے جس سے جسم انسانی کی کارکردگی بہت متاثر ہوتی ہے۔ ذہنی دباؤ بعد میں بے چینی (anxiety) بن جاتا ہے، جو بڑھ کر ڈپریشن تک جاسکتا ہے۔ کسی متوقع خطرے یا حادثے کا خوف اور پریشانی اور ماضی میں ہونے والے کسی ناخوشگوار واقعے سے پیدا ہونے والی صورت حال بھی ذہنی دباؤ کا سبب بن جاتی ہے۔ اپنے آپ کو ناکام سمجھنا اور مطلوبہ نتائج نہ ملنا، پریشان رہنا، منفی خیالات، خود اعتمادی اور بروقت فیصلے کی کمی جیسی صورت حال ظاہر ہوتی ہے۔

ذہنی دباؤ سے انسانی جسم پر بہت نقصان دہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جب بھی ہمیں کوئی ذہنی دباؤ ہوتا ہے تو ہمارا جسم اس چیلنج سے نمٹنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے جسم کے اعصابی اور ہارمون کے نظام کو اضافی کام کرنا پڑتا ہے۔ ذہنی دباؤ کے ردعمل میں انسانی دماغ جسم کو مخصوص ہارمون خارج کرنے کے احکامات دیتا ہے تاکہ ذہنی دباؤ کے اثرات کو زائل کیا جاسکے۔ ظاہر ہے کہ یہ جسمِ انسانی پر ایک ہنگامی اور غیر معمولی بوجھ ہوتا ہے، جس سے وہ عہدہ براہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اس صورت حال میں انسولین، ایڈرینالین اور دوسرے خاص ہارمون دورانِ خون میں شامل ہوکر حالات کو معمول پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ساری صورت حال کی وجہ سے اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے۔ خون کا دباؤ اور دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، اور جسم کا میٹابولزم متاثر ہوتا ہے۔ سانس تیز ہوجاتی ہے اور بعض صورتوں میں ہاتھوں میں سوئیاں چبھتی محسوس ہوتی ہیں اور متاثرہ شخص سمجھتا ہے کہ وہ بے ہوش ہونے لگا ہے۔ سر درد، پٹھوں کا کھنچاؤ اور کچھ لوگوں کو منہ کے چھالوں کی تکلیف ہوجاتی ہے۔ پژمردگی کا دورہ پڑسکتا ہے اور کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ جسمانی مدافعتی نظام بری طرح متاثر ہوتا ہے اور جلدی انفیکشن ہونے لگتا ہے۔ آپ کے کام میں زیادہ محنت لگتی ہے اور اکثر توجہ مرکوز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی زندگی اب اتنی اچھی نہیں لگتی اور بہتری کا امکان بہت دور لگتا ہے۔ تناؤ کا شکار لوگ زیادہ شراب نوشی یا سگریٹ نوشی کرسکتے ہیں اور عام طور سے کم یا زیادہ کھاتے ہیں۔ سنگین اثرات، جیسے خودکشی کے خیالات اور خود کو نقصان پہنچانا بھی بہت عام ہیں۔ جدید تحقیق سے یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ذہنی دباؤ سے وراثتی مادے ڈی این اے کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

ہر کوئی تناؤ کے لیے یکساں طور پر حساس نہیں ہوتا۔ خاص طور پر اگر آپ چیزوں کو صحیح طریقے سے کرنا چاہتے ہیں اور ان چیزوں پر بہت کم توجہ دیتے ہیں جو پہلے سے ہی اچھی طرح سے چل رہی ہیں، تو آپ کے ذہنی دباؤ میں آنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

ذہنی دباؤ سے نمٹنے کے طریقے

- خود کو حالات کے مطابق ڈھالئے اور اس بات کا ادراک رکھیں کہ آپ کس چیز کو تبدیل کرسکتے ہیں اور کس کو نہیں۔ ان چیزوں پر توجہ مرکوز کریں جو آپ کے اختیار میں ہے اور باقی چیزیں جو آپ کے اختیار میں نہیں ان کو نظر انداز کریں۔
- ہنسئے جتنا آپ ہنس سکتے ہیں۔ یہ عمل آپ کو ذہنی دباؤ سے آزاد کرتا ہے۔ کچھ لطیفے سنیے، ٹیلی وژن پر کوئی مزاحیہ فلم دیکھیں یا مزاحیہ کتابیں پڑھیں۔
- سانس آہستگی سے لیں۔ اپنی پیٹھ سیدھی رکھ کر آرام سے کرسی یا پلنگ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھیں۔ ایک ہاتھ اپنے سینے پر اور دوسرا پیٹ پر رکھیں۔ اپنی ناک سے سانس لیں۔ آپ کے پیٹ پر ہاتھ اٹھنا چاہئے۔ آپ کے سینے پر ہاتھ کو بہت کم حرکت کرنا چاہئے۔ اپنے منہ سے سانس باہر نکالیں، پیٹ کے پٹھے سُکڑنے کے دوران زیادہ سے زیادہ ہوا باہر نکالیں۔ سانس چھوڑتے ہی آہستہ آہستہ 10 تک گنتی گنیں۔ دن میں جب آپ ذہنی دباؤ محسوس کرے تو چند منٹ بہت آہستہ آہستہ یہ عمل دہرائیں۔ یہ عمل آپ کے جسم اور ذہن کو آرام پہنچائے گا۔
- خود کو غلطی کرنے کی اجازت دیجئے۔ خود اپنے ساتھ نرمی برتیں، کوئی فرد مکمل نہیں ہے، اپنی غلطیوں سے سیکھیے۔
- اپنے مسائل کا سامنا کیجئے۔ ایک ایک کرکے مسائل حل کیجئے۔ اس میں آسانی ہوگی اور دباؤ میں کمی آئے گی۔
- کسی غم خوار سے اپنی پریشانی اور بے چینی ساجھی کریں اور اپنے دکھ درد بانٹیں۔ اپنے مسئلہ کے بارے میں کسی سے بات چیت کرنے سے اس کو حل کرنے میں آسانی ہوسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کا دوست، صلاح کار یا کام کرنے والا ساتھی بھی اسی قسم کے تجربے سے گزر رہا ہو۔ ہوسکتا ہے وہ آپ کو کوئی مفید مشورہ دے سکے۔
- خود کو مغموم ہونے دیجئے۔ تبدیلی کے باعث جو نقصانات ہوئے ان کا احساس ہونے دیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تبدیلی سے کچھ فوائد بھی حاصل ہوئے ہوں۔ اپنے ہوجانے والے نقصانات پر خود کو غمگین ہونے کا موقع آپ کو وقت کے ساتھ آہستگی سے ہم آہنگ ہونے میں مدد دیگا اور آپ کے دکھوں کا مداوا اور زخموں پر مرہم کا کام کرے گا۔
- ان چیزوں کو "نہیں" کہنا سیکھیے جو آپ کے لئے کرنا ممکن نہیں ہیں۔ شروع میں ایسا کرنا بہت مشکل ہوگا لیکن حقیقت پسند بنیں۔ آپ تمام چیزیں ایک ساتھ نہیں کرسکتے ہیں۔
- تازہ ہوا میں زیادہ رہیں۔ ورزش اور گھر کے باہر کھلی فضا میں زیادہ وقت گزارنے سے جسم اور دماغ زیادہ فرحت محسوس کرتے ہیں۔
- کھیل میں مصروف رہیں۔ اس طرح لطف اندوز ہونا ایک فطری طریقہ ہے اور اس سے اعصابی کھنچاؤ کم ہوتا ہے۔ کسی دوست، پالتو جانور کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کریں۔
- کوئی پسندیدہ کتاب یا رسالہ پڑھیں۔ ڈائری یا کسی رسالے میں مضمون لکھیں۔ اس طرح آپ کا دماغ چند گھنٹوں کے لئے مسائل کی طرف سے ہٹ جائے گا۔
- مراقبہ، یوگا اور سانس کی مشقیں بھی ذہن کو پرسکون رکھنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ یوگا آپ کے کھنچے ہوئے اعصاب کو ڈھیلا کرتا ہے۔

اسٹریس کا مقابلہ کرنے کے لیے سب سے پہلے کاغذ اور قلم اٹھائیے اور ان محرکات کی فہرست بنائیں جو آپ کے خیال میں ذہنی دباؤ کا سبب ہیں تاکہ ان سے نمٹا جاسکے۔ کسی انجانے خوف اور خوامخواہ کے وسوسوں کو ذہن سے نکال دیں۔ ہر وقت منفی اور نقصان دہ نتائج نہ سوچیں۔ کیا ایسا ضروری ہے کہ آپ کو ناکامی ہی ہو؟ کامیابی بھی تو ہوسکتی ہے، نتیجہ آپ کے حق میں بھی آسکتا ہے۔ لیکن اگر خوف کو پہلے ہی حاوی کرلیا جائے گا، تو کامیابی کے لیے بھرپور طریقے سے کوشش بھی نہیں کرسکیں گے۔ اس لیے ابھی سے پریشان نہ ہوں، جب مشکل آئے گی تو دیکھا جائے گا۔ کامیابیاں اور ناکامیاں زندگی کا حصہ ہیں۔ اپنی کمزوریوں اور ناکامیوں کا ہر وقت رونا نہ روئیں بلکہ اپنی کامیابیوں کی بھی ایک فہرست بنائیں اور پژمردگی کے وقت اس پر نگاہ ڈالیں۔

آبادی کا عالمی دن

ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

آبادی کا عالمی دن صرف یہی نہیں بتاتا کہ اب کرہ ارض پر زندہ افراد کی تعداد کتنی ہے بلکہ اس دن کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے ہمیں معیار زندگی کو بلند رکھنے کی کوششوں کو ازسرِنو مہمیز کرنے کی ضرورت ہے۔1987ء میں جب دنیا کی آبادی نے پانچ ارب سے تجاوز کیا تو آبادی کے مسائل کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کرنے کیلئے 1989ء میں اقوام متحدہ کے ڈیویلپمنٹ پروگرام کی گورننگ کونسل نے اپنی توجہ مرکوز کرنا شروع کی۔اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کی گئی قرار داد 45/216 کے تحت آبادی کے مسائل کی آگاہی کے تحت اس دن کو منانے کا نہ صرف آغاز کیا بلکہ آبادی کے مسائل، اس سے مربوط ماحول اور ترقی کے حوالے سے آنے والی رکاوٹوں کو بھی شامل کیا۔آبادی کا عالمی دن پہلی بار 11 جولائی 1990ء کو منایا گیا، جس میں دنیا کے 90 سے زائد ممالک نے حصہ لیا۔اس دن کو منانے کا آغاز سنہ 1989 سے اقوام متحدہ کی جانب سے کیا گیا جس کا مقصد دنیا میں بڑھتی ہوئی آبادی کے مسائل اور ان سے متعلق مسائل کے حوالے سے شعور پیدا کرنا ہوتا ہے۔ایک جائزے کے مطابق اس وقت عالمی آبادی آٹھ ارب سے تجاوز کر چکی ہے۔اعداد وشمار کے مطابق اس وقت دنیا کی آبادی کا پچاس فیصد حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ماہرین کے اندازوں کے مطابق اگر دنیا کی آبادی اسی تناسب سے بڑھتی رہی تو آئندہ 50 برسوں کے دوران اس کرہ ارض پر مزید 2 سے 4 ارب لوگوں کا اضافہ ہو جائے گا۔

اعداد وشمار کے مطابق عالمی آبادی کو 7 ارب سے 8 ارب ہونے میں تقریباً 12 سال لگے۔تاہم آبادی میں اضافے کی شرح میں کمی کے باعث آبادی کو 8 سے 9 ارب ہونے میں تقریباً 15 سال لگیں گے۔اندازے کے مطابق 2037 میں دنیا کی آبادی تقریباً 9 ارب ہو جائے گی۔ دنیا کی 8 ارب آبادی کا نصف حصہ ایشیا میں ہے۔ ایشیائی ممالک چین اور بھارت سب سے زیادہ آبادی والے ممالک ہیں۔ دونوں کی آبادی 1.4 ارب سے زیادہ ہے۔پاکستان کی آبادی دنیا کی آبادی کا تین فیصد ہے اور یہاں شرح پیدائش 3.6 فیصد ہے۔ پاکستان ان آٹھ ملکوں میں سے ایک ہے جہاں 2050 تک دنیا کی آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ موجود ہوگا۔

آبادی کے لحاظ سے چین اور بھارت دنیا کے دو بڑے ممالک ہیں۔ ان دونوں ممالک کی آبادی ایک، ایک ارب سے زائد ہے اور یہ دنیا کی کل آبادی کا 37 فیصد حصہ ہے۔آبادی میں اضافہ کی شرح یہی رہی تو بائیسویں صدی میں دنیا میں سانس لینے والے انسانوں کی تعداد ممکنہ طور پر تقریباً گیارہ ارب سے تجاوز کر چکی ہوگی۔اس وقت تازہ ترین اعدادشمار کے مطابق پاکستان آبادی کے لحاظ سے بالترتیب چین (ایک ارب 45 کروڑ)، بھارت (ایک ارب 42 کروڑ)، امریکا (تقریباً 34 کروڑ)، اور انڈونیشیا (تقریباً 28 کروڑ) کے بعد تقریباً 23 کروڑ افراد کے ساتھ دنیا میں پانچویں نمبر پر ہے۔

اقوام متحدہ کے محکمہ اقتصادی اور سماجی بہبود کے پاپولیشن ڈویژن کی جانب سے جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق 2030 تک زمین پر 8.5 بلین اور اس صدی کے وسط تک 9.7 بلین انسان ہوں گے۔جبکہ سال 2080 تک دنیا کی آبادی اپنے عروج پر ہوگی اور اس وقت اس زمین پر 10.4 بلین لوگ رہ رہے ہوں گے اور آبادی

کی یہ سطح 20 سال تک رہے گی۔

صرف آٹھ ممالک، کانگو، مصر، ایتھوپیا، ہندوستان، نائیجیریا، پاکستان، فلپائن اور تنزانیہ سال 2050 تک دنیا کی آبادی میں 50 فیصد سے زیادہ کا حصہ ڈالیں گے۔ آبادی میں اضافے کی شرح کے مطابق عالمی فہرست میں ممالک کا درجہ اوپر نیچے ہوتا رہے گا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس وقت دنیا کی کل آبادی تقریباً 8 ارب ہے جس میں 65 فیصد افراد 15 سے 64 سال کی عمر کے ہیں جبکہ 65 سال سے زائد عمر کے افراد کی تعداد 10 فیصد ہے۔ چودہ سال سے کم عمر کے افراد 25 فیصد ہیں۔ گزرتا ہوا ہر سیکنڈ آبادی میں 2.6 افراد کا اضافہ کر جاتا ہے۔

ماہرین کے مطابق بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ماحولیاتی تبدیلیاں، خوراک، انفرا اسٹرکچر اور دیگر مسائل ہنگامی طور پر حل طلب ہیں۔

پاکستان کا شمار بڑھتی ہوئی آبادی کے شکار ممالک میں ہوتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق تادم تحریر ہماری آبادی 234,319,838 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اقتصادی ماہرین کے مطابق ایک جانب ملک کے سات کروڑ افراد خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں تو دوسری جانب اسے دنیا میں زیادہ آبادی والے 10 ممالک میں پاکستان کو پانچواں نمبر دیا جا چکا ہے۔ آبادی میں اضافے کی شرح کو دیکھا جائے تو قیاس ہے کہ 2050ء تک پاکستان کی آبادی 35 کروڑ سے تجاوز کر سکتی ہے اور اتنی بڑی آبادی کے لئے بنیادی سہولتوں، خاص طور پر صحت عامہ کی سہولیات اور اس تک رسائی کیلئے موجودہ اور مستقبل میں آنے والی حکومتوں کو لازمی سوچنا ہوگا۔ اس ضمن میں سب سے مثبت پہلو یہ ہے کہ پاکستان کی آبادی کا بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے، ان نوجوانوں کو صحت مند سرگرمیوں اور تعلیم کے حصول کی طرف راغب کیا جائے تاکہ ملک کی ترقی میں ان کا کردار بہت اہم اور فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

ایسی تشویشناک صورتحال میں دینی تقاضوں کیساتھ دنیاوی مصلحتوں سے مطابقت رکھنے والی تعلیم اور تربیت دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اوّلین ذمہ داری گھر والوں کی ہے جبکہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے آگاہی مہم چلانے، مغربی امداد کا انتظار کئے بغیر اپنے وسائل سے اس مسئلے کو حل کرنے، روزگار اور معاش کے وسائل کو پھیلانے کی انتہائی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں سول سوسائٹی اور میڈیا کا کردار بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے جو حکومت کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلانے کے ساتھ عوام کو مسائل کا حقیقی آئینہ دکھاتے ہوئے انہیں صورتحال سے آگاہ کر سکتا ہے۔

دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی آبادی کا عالمی دن منائے جانے کا مقصد آبادی اور وسائل میں توازن کی اہمیت کو اُجاگر کرنا اور اس کے ساتھ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی آبادی اور کم ہوتے وسائل کی وجہ سے سامنے آنے والی مشکلات اور چیلنجز سے نمٹنے کیلئے لوگوں میں شعور اور آگاہی پیدا کرنا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ آبادی پر قابو پانے کیلئے نت نئے لائحہ عمل اختیار کیے جائیں بلکہ عوام میں یہ شعور پیدا کرنا ہے کہ دستیاب وسائل کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں اور اتنے کم وسائل میں دنیا کی آبادی اگر اسی تیز رفتاری سے بڑھتی چلی گئی تو آنے والی نسلوں کی زندگی مشکل ہو سکتی ہے۔ اگر بنیادی سہولتیں جیسے پینے کا صاف پانی، تعلیم، ادویات، صحت، مناسب خوراک، رہائش، ٹرانسپورٹیشن اور نکاسی آب کی موجودہ سہولیات 20 کروڑ آبادی کیلئے ناکافی ہیں تو آبادی دگنی ہونے پر کیا ہوگا۔ اس صورتحال کا پوری دنیا کو ہی سامنا ہے، جہاں وسائل کا بے دریغ استعمال ہو رہا ہے۔

کچھ ممالک میں قانون سازی کے مواقع ہیں۔ اور کئی ممالک میں شرح پیدائش بہت زیادہ ہے جس کی اہم وجہ ان علاقوں میں بچوں کی پیدائش اور نگہداشت سے متعلق ماؤں کے لئے طبی سہولتوں کا فقدان ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کی اکیس کروڑ خواتین ان سہولتوں تک رسائی چاہتی ہیں جو مختلف مشکلات کے باعث ممکن نہیں۔ خواتین میں تعلیم اور آگہی پیدا کرنے سے پیدائش میں کمی ممکن ہے مگر اس کا مقصد شرح پیدائش کم کرنا ہرگز نہیں۔ پچھلے 50 برسوں میں دنیا کی آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ سے وسائل پر دباؤ پڑا ہے۔

ذرائع ابلاغ اور میڈیکل سائنس میں ترقی اور تعلیم کی وجہ سے ترقی یافتہ ممالک میں آبادی کے مسئلے پر قابو تو پا لیا گیا مگر کئی عشروں کے بعد اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ ممالک میں آبادی میں کمی آ رہی ہے اور بوڑھے افراد کی آبادی دوسرے طبقوں کے مقابلے میں زیادہ ہو رہی ہے۔ مگر دوسری طرف دنیا بھر کی نصف آبادی ایسے لوگوں کی ہے جو 25 سال سے کم عمر ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کچھ ترقی پذیر ممالک میں غیر مستحکم سیاسی نظاموں کی بنا پر آبادی سے متعلق معاملات کو ترجیح نہیں دی جاتی۔ اور اسی طرح کچھ ممالک میں آبادی پر کنٹرول کے لئے پالیسی سازی میں روایتی اور مذہبی نظریات آڑے آتے ہیں۔ ایسے میں تعلیم اور طبی سہولتوں میں سرمایہ کاری ہی بہترین حل ثابت ہو سکتا ہے۔

ماہرین کے نزدیک آبادی میں تیزی سے اضافہ انسداد غربت، بھوک اور غذائی قلت سے نمٹنے اور صحت اور تعلیم تک رسائی کے نظام کو مزید مشکلات سے دوچار کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس، پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کی کوششیں بالخصوص صحت، تعلیم، صنفی مساوات وغیرہ میں بہتری پیدائش کی شرح کم کرنے اور عالمی آبادی میں اضافے کو سست کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔ شرح اموات میں مزید کمی کے ساتھ 2050 میں اوسط عالمی طویل عمر تقریباً 77.2 سال ہونے کا تخمینہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح 65 اور اس سے زائد عمر کی عالمی آبادی کا حصہ 2050 میں 16 فیصد ہو جائے گا۔ اس ضمن میں عمر رسیدہ آبادی والے ممالک کو چاہیے کہ وہ اپنے عوام دوست منصوبوں کو معمر افراد کے بڑھتے ہوئے تناسب کے مطابق ڈھالنے کے لیے اقدامات کریں بشمول سماجی تحفظ اور پنشن کے نظام کی پائیداری کو بہتر بنانا اور عالمی صحت کی دیکھ بھال اور طویل مدتی نگہداشت کے نظام کو قائم کرنا اہم ترجیحات ہونی چاہئیں۔ اقوام متحدہ کی جانب سے جاری کی گئی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 1950 کے بعد سے دنیا کی آبادی سست ترین شرح سے بڑھ رہی ہے جبکہ 2020 میں آبادی کے اضافے کی شرح میں ایک فیصد تک کمی ریکارڈ کی گئی۔

ملک کو آبادی کنٹرول کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے اور آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے جس کے لئے ہمیں افرادی قوت سے کام لینا ہوگا تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد اور مفید شہری بنیں۔ اس کے علاوہ ملکی وسائل کی منصفانہ تقسیم اور بہتر استعمال سے معیارِ زندگی بلند ہونے کی امیدیں پیدا ہوں گی اور پاکستان کے ہر طبقے کو بنیادی سہولتوں جیسے پینے کا صاف پانی، تعلیم، ادویات، صحت، مناسب خوراک، رہائش، ذرائع آمد و رفت اور نکاسی آب وغیرہ کی دستیابی ممکن ہوگی۔ لیکن اس کے لیے ابھی سے انقلابی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں ملک کی سماجی روایات و اقدار اور مذہبی رہنمائی کیساتھ آبادی کنٹرول کرنے کے ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے، جس کے لیے جدید میڈیکل سائنس اور میڈیا کی مدد لینا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مزید برآں سرکاری کاوشوں کیساتھ ساتھ سماجی تنظیموں اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کو بھی لوگوں میں شعور و آگاہی پھیلانے کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

آبادی میں کمی، نئی بستیوں کے قیام اور وسائل میں اضافہ کے بغیر تعمیر و ترقی کا ایجنڈا فروغ نہیں پا سکتا۔ تعمیری امور عمل میں نہ آنے سے ملک و قوم کا مستقبل مخدوش ہو سکتا ہے لہٰذا ہر اس بات پر سوچیے، سمجھیے اور عمل کیجیے جو ہماری اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے ایک تابناک اور روشن مستقبل کی نوید دے۔

پاک بحریہ کے ہسپتال پی این ایس شفا میں نگلیریا کے مریض کا کامیاب علاج

نیگلیریا فولیری 'Naegleria Fowleri' کو دماغ چاٹنے والا ایمبیا بھی کہتے ہیں جو تازہ پانی، جھیل، دریا اور تالاب میں پایا جاتا ہے۔ یہ ایمبیا ناک کے ذریعے انسان میں داخل ہوتا ہے اور نیگلیریا کے مرض کا باعث بنتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا فرد کی صحت یابی کی شرح انتہائی کم ہے۔ سال 2018 تک عالمی سطح پر نیگلیریا کے 281 مریض رپورٹ ہوئے جن میں سے صرف 7 زندہ بچ سکے ۔ پاکستان میں اس مرض کا پہلا مریض سال 2008 میں رپورٹ ہوا اور 2019 تک 146 افراد اس مرض کا شکار ہو چکے تھے۔

پاکستان ایئر فورس کے ایک جوان کو پاک بحریہ کے ہسپتال پی این ایس شفا لایا گیا جس کو ایک دن سے بخار، قے اور غنودگی تھی۔ ہسپتال میں اس کے مختلف ٹیسٹ کیے گیے جن کے نتیجے میں اس میں نیگلیریا کا مرض پایا گیا۔ ڈاکٹرز اور ہسپتال انتظامیہ کی مسلسل کوشش ،توجہ اور علاج سے مریض کو تین ہفتے میں اس مرض سے نجات حاصل ہوئی۔ پاکستان میں یہ دوسرا جبکہ دنیا میں آٹھواں کیس تھا جس میں نیگلیریا (Naegleria Meningitis) کے مریض کو مکمل صحت یابی حاصل ہوئی۔

پاکستان نیوی فری میڈیکل کیمپ

پاک بحریہ نے ساحل ویلفیئر ایسوسی ایشن کے تعاون سے گورنمنٹ پرائمری سکول کنڈ ملیر میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ اس میڈیکل کیمپ کے دوران کنڈ ملیر، رسملان اور ملحقہ علاقوں کی مقامی آبادی کو مفت میڈیکل معائنے کے ساتھ ساتھ فری ادویات بھی مہیا کی گئیں۔ پاکستان نیوی کے ماہر ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل اسٹاف نے جدید ترین تشخیصی آلات کے ذریعے مریضوں کا معائنہ کیا، لیبارٹری ٹیسٹ اور ای سی جی کا اہتمام کیا۔ کمانڈر جناح نیول بیس، کموڈور مصباح الامین اور کمانڈنگ آفیسر پی این ایس درمان جاہ، سرجن کمانڈر سعید احمد خان نے میڈیکل کیمپ کا دورہ کیا۔ کمانڈر جناح نیول بیس نے بچوں میں تعلیمی نصابی کتب کے ساتھ ساتھ تحائف بھی تقسیم کیے۔